www.zumzum.com/khatme-nubuwwat

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۷

پیغامِ محبت

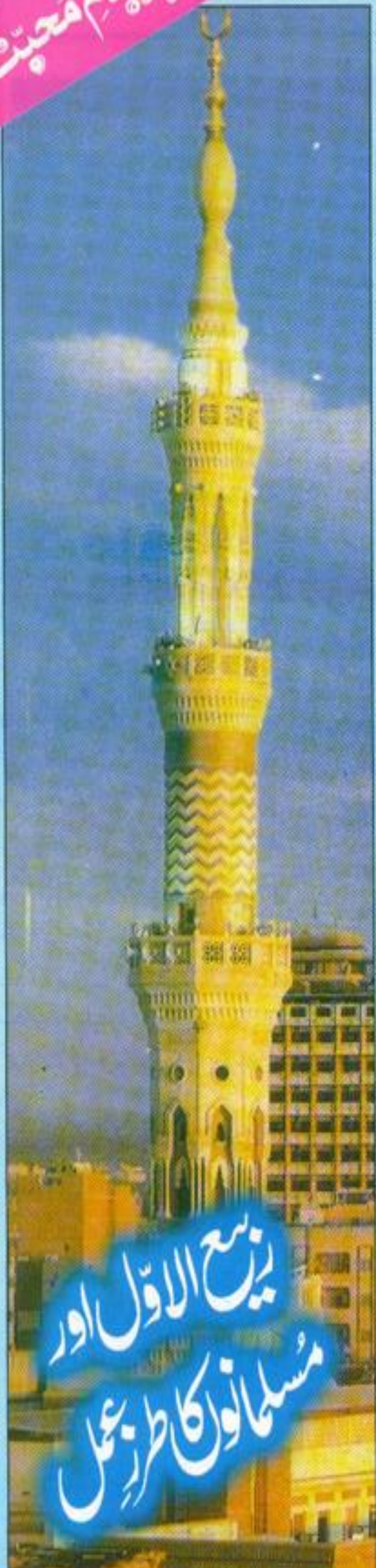

ربیع الاوّل اور مسلمانوں کا طرزِ عمل

قادیانیوں کے غور و فکر کے لئے

جُرم اعتراف جُرم کرتا ہے!

منیٰ میں اپنی جان کو خطرے میں ڈالے بغیر بھی رمی کی جا سکتی ہے

مُستقبل کے عازمینِ حج کی رہنمائی کے لئے

روس کی مشہور ادیبہ کا قبولِ اسلام

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(نثار احمد، حب لسبیلہ)

س : میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ پیش امام صاحبان جو فرض نمازوں کے بعد دعا مانگتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور تبع تابعین رحمہم اللہ تک کسی سے ثابت نہیں، جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

ج : اس حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔

س : ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ نکاح کے وقت جو مہر باندھا جاتا ہے یہ مہر فصلات، قطعہ زمین یا نخلیات کی شکل میں ہوتا ہے یا کھاتے پیتے گھرانوں میں کچھ نقد پیسے کا اضافہ کردیا جاتا ہے، لیکن اسے ادا نہیں کیا جاتا؟

ج : اس رواج کو بدلنا چاہئے، بیوی کا مہر شوہر کے ذمہ قرض ہے، واجب الادا ہے، یہاں ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ادا کرنا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

س : حالت جماع میں یا جماع سے پہلے کیا میاں بیوی ایک دوسرے کے جسم کو دیکھ سکتے ہیں اور کیا ایک دوسرے کے اعضاء کو ہاتھ لگا سکتے ہیں؟

ج : میاں بیوی ایک دوسرے کا ستر دیکھ سکتے ہیں، اور چھو بھی سکتے ہیں، لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(عبدالرشید، ٹھٹھہ)

س : میں نے آپ سے خط لکھ کر پوچھا تھا کہ میں مسجد میں امامت کراتا ہوں جہاں سے میرا گاؤں تقریباً "۱۴ کلو میٹر دور ہے اور میں ادھر کبھی بھی پندرہ دن نہیں ٹھہرا ہوں، اب اگر میں سفر کرکے واپس آؤں تو میرا سفر کہاں ختم ہوگا، جس کے لئے آپ نے لکھا تھا کہ آپ گھر جانے تک مسافر ہیں یعنی گھر سے ہوکر آئیں تو پھر پوری نماز پڑھا سکتے ہیں۔ لیکن میں نے سنا ہے کہ ایک بار بھی میں ادھر مسجد پر پندرہ دن ٹھہر جاؤں تو پھر ہمیشہ کے لئے میں ادھر مقیم رہوں گا، یہ صحیح ہے؟

ج : جس جگہ آپ امامت کرتے ہیں اگر وہاں پندرہ دن قیام کرلیں، اور وہاں سے جب سفر کریں تو اپنا سامان وہاں چھوڑ کر جائیں اس نیت سے کہ آپ کو دوبارہ آنا ہے تو جب تک وہاں آپ کی امامت ہے وہاں آتے ہی آپ مقیم ہوجائیں گے۔

س : مسجد کا فرش توڑ کر گٹر لائن گزارنا کیسا ہے؟

ج : مسجد کے نیچے سے گٹر کی لائن لے جانا صحیح نہیں۔ (واللہ اعلم)

(محمد ندیم سلیم، کراچی)

س : میں ایک بحری جہازوں کے ادارے میں ملازم ہوں۔ ہمارے ادارے کے جہاز کراچی آتے ہیں اور یہاں سے مال ساری دنیا میں بڑے بڑے کنٹینروں میں لے جاتے ہیں۔ ہمارا کام یہی کنٹینر بک کرنا ہوتا ہے۔ ہم اس مال کا کرایہ وصول کرتے ہیں۔ کمپنی کا ایک ایکسپورٹ منیجر جو ہمیں مال دیتا ہے کمپنی کی لاعلمی میں زیادہ کرایہ دے کر ہم سے یہ واپس لے لیتا ہے جو کہ اس کی جیب میں جاتا ہے۔ ہماری کمپنی کو بھی اس پر اعتراض نہیں ہوتا کیونکہ یہ رقم ہمارے طے شدہ کرایہ سے زیادہ آئی ہوتی ہے اس لئے ہم اسے واپس کردیتے ہیں۔ اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ ہم ملازم لڑکے جب یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں کمپنی سے ہمیں اچھا کرایہ مل سکتا ہے تو ہم وہاں زیادہ کرایہ لے لیتے ہیں اور اپنی کمپنی کو یہ بتاکر کہ واپس کرنا ہے کمپنی سے پیسے نکلوا کر اپنی جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ اس میں منطق یہ ہے کہ کرایہ دینے والی کمپنی بھی خوشی سے دیتی ہے کیونکہ اس سے اچھا کرایہ کسی اور شپنگ کمپنی نے نہیں دیا ہوتا، دوسرا وہ لوگ یہ کرایہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مال بیچتے ہوئے اپنی قیمت فروخت میں شامل کردیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ہماری کمپنی کو بھی ایک طے شدہ کرایہ مل جاتا ہے جس میں اس کو منافع ہے۔ اس لئے بقول ہم لڑکوں کے کہ دونوں فریقوں کو کوئی نقصان نہیں اس لئے اپنی جیب میں رکھ لیتے ہیں، لیکن اگر اس بات کا ہماری کمپنی کو پتہ چل جائے تو ہماری نوکری بھی جاسکتی ہے۔ سوالات جو پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ:

س : آیا یہ پیسہ جو ہم رکھتے ہیں حلال ہے یا حرام؟

ج : حرام ہے۔

س : اگر غلط ہے تو پچھلا پیسہ یا مال جو بنایا اور خرچ کیا اس کا کیا ازالہ ہے؟

ج : اپنی رقم کمپنی کے حوالے کردی جائے۔

س : میں نے ایک فلیٹ بک کرایا تھا جو کہ اگلے سال ملے گا، کیا اس کو رکھوں یا بیچ دوں؟ کیونکہ ابھی مجھے اس کے زیادہ پیسے ملیں گے، مطلب یہ کہ جتنے میں نے جمع کرائے ہیں اس سے زیادہ کیونکہ اب اس کی قیمت بہ نسبت اس کے کہ جب یہ بک کرایا تھا زیادہ ہے؟

ج : اگر پیسے ادا کرنے سے پہلے آپ کو قبضہ دیا جاچکا ہے تو بیچنا جائز ہے، ورنہ نہیں۔

○

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۵ تا ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۰ تا ۱۶ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ ۷

بیاد

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ

☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائننگ: خرم

کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

☆ مرزا طاہر کی حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش	(اداریہ)	4
☆ قادیانیوں کے غور وفکر کے لئے	(مفتی عاشق الٰہی بلند شہری)	6
☆ مجرم اعتراف جرم کرتا ہے!	(محمد طاہر رزاق)	9
☆ پیغام محبت	(محسن عثمانی ندوی)	12
☆ ربیع الاول اور مسلمانوں کا طرز عمل	(مولانا محمد منظور نعمانی)	14
☆ منیٰ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈالے بغیر بھی رمی کی جا سکتی	(ڈاکٹر ریاض الرحمن)	16
☆ روس کی مشہور ادیبہ کا قبول اسلام		18
☆ اخبار ختم نبوت		19
☆ تبصرہ کتب	(مولانا محمد اشرف کھوکھر)	25

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۵۰ روپے، سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاونٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

(۳)

مرزا طاہر کی حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش

یہ چند حوالے صرف نمونہ کے طور پر ذکر کئے گئے جو قادیانیوں کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تحریر کئے ہیں۔ اندازہ کیجئے کہ پوری امت مسلمہ جو ہندوستان میں مقیم ہے وہ انگریزوں کی غلامی کی وجہ سے تحریک آزادی کا اعلان کر رہی ہے۔ جگہ جگہ علمائے امت مسلمانوں کو جہاد کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے دین کو ختم کرنے کے لئے عیسائی پادریوں کے غول کے غول آ رہے ہیں اور جگہ جگہ اسلام کی تعلیمات کا تمسخر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر رکیک حملے کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے اپنی دینی حمیت اور غیرت کو بچانا مشکل ہو رہا ہے۔ تعلیم کے ذریعہ ان کے دین کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ لالچ اور ترغیب کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا جا رہا جس سے ان کے دین کو ختم نہ کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ظلم و ستم کا ایسا بازار گرم کیا ہوا ہے کہ ایک ایک دن میں ہزاروں علمائے کرام کو سوروں کی کھال میں بھوسے کی طرح بھر کر شہید کیا جا رہا ہے' اذیت کا کونسا پہلو ہے جس کو چھوڑا گیا ہو' زندگی اجیرن ہے' خوف و دہشت کی ایسی فضا بنائی ہوئی ہے کہ گھر میں مسلمان اگر رات کے آخری پہر انگریز حکومت سے نجات کی دعا مانگے تو جاسوس صبح سے جا کر اس کو پھانسی پر چڑھا دیں' ایسی بھیانک فضا میں مرزا طاہر کے دادا اور جھوٹے مدعی نبوت اور انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نہ صرف انگریز حکومت کی اطاعت کو ضروری قرار دیتا ہے بلکہ اس حکومت کو اللہ کی رحمت اور سایہ قرار دے کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک اور مرچ چھڑکتا ہے اور پھر اعلان کرتا ہے کہ مسلمانوں کے اوپر اب جہاد حرام ہو گیا۔ اور انگریز کی وفاداری اور خوشنودی کے لئے پچاسیوں کتابیں لکھتا ہے' جگہ جگہ مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستوں خیال — دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

مرزا طاہر کے حالات اور ان حقائق کو پڑھنے کے بعد بھی آپ اپنے اس دعویٰ پر قائم رہیں گے کہ قادیانیوں نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ محترم مرزا طاہر صاحب! تحریک پاکستان کا نقطہ آغاز انگریزوں سے ملک کو آزاد کرانے کی جدوجہد کا آغاز ہے اور جس کا اعلان حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "فک کل نظام" کا اعلان کر کے کیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس مشن کو ہندوستان میں "دار الحرب" کا فتویٰ دے کر پروان چڑھایا۔ سید احمد شہید' سید اسمٰعیل شہید رحمہم اللہ تعالیٰ نے لاکھوں مسلمانوں اور علمائے کرام کے ہمراہ آزادی وطن کی جنگ لڑی۔ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی' مولانا رشید احمد گنگوہی' حافظ ضامن شہید' حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم اللہ علیہم نے شاملی کے میدان میں انگریزوں کو للکارا' دار العلوم دیوبند قائم کر کے مجاہدین کی جماعت تیار کرنے کے ساتھ مسلمانان برصغیر کے دین کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن" حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی" مفتی کفایت اللہ" حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی" حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی" اور دیگر علمائے کرام نے تحریک آزادی کی شمع کو فروزاں کیا۔ آپ بتایئے آپ کے دادا' ان کے جانشین حکیم نور الدین' ان کے جانشین مرزا بشیر الدین کا اس وقت کیا کردار تھا۔ آپ کیسے بتائیں گے' آپ کے دادا نے تو جھوٹ کی بنیاد رکھی' جھوٹ پر اپنے مذہب کو قائم کیا' اس کی ذریت کے لئے تو جھوٹ ایک اعزاز ہے' کیونکہ ان کا جھوٹا مدعی نبوت اس اعزاز میں دنیا کے تمام جھوٹوں کا سردار ہے اس لئے آپ حقیقت کو کیسے تسلیم کریں گے۔ عین تحریک پاکستان کے وقت آپ کی جماعت اور آپ کے خلیفہ ثانی نے کیا کردار ادا کیا؟ آپ کے جھوٹے مدعی نبوت تو ۱۹۰۸ء میں بیت الخلاء کے اندر ہیضہ کی وبا کا شکار ہو کر جہنم رسید ہو چکے تھے اور جو تعلیمات انہوں نے اپنے فرزند کو دی تھی اس کے مطابق اس نے عمل کرنا تھا' ملاحظہ فرمایئے اور اپنے کردار پر جھوٹ اور تاویل کے لباس میں اس کو لوگوں کے سامنے پیش کیجئے تاکہ آپ کا بد نما چہرہ زیادہ بھیانک نظر نہ آئے' قوم کو جھوٹ بول کر دھوکہ دیا جا سکتا تھا لیکن تاریخ کو مسخ کرنا آسان نہیں۔ تاریخ دان اور مورخین حق اور باطل کو پرکھ کر پیش کرتے ہیں کیونکہ تاریخ بہت ظالم چیز ہے وہ کسی کو معاف نہیں کرتی۔ مرزا طاہر صاحب آئندہ خطبہ دیتے وقت اپنی اس تاریخ کو سامنے کر لیا کریں ورنہ ہر خطبہ کا جناب کو آئینہ پیش کرنا پڑے گا۔ آپ کو آئینہ دکھانے کے لئے تو آپ کے خلیفہ ثانی اور آپ کے والد مکرم کا یہ تجزیہ کافی ہے:

> ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع ہی سے لوگ کہتے چلے آئے کہ یہ خوشامدی گورنمنٹ کے پٹھو ہیں' بعض لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں پنجابی محاورے کے مطابق ہمیں "جھولی چک" اور نئے زمینداری محاورے کے مطابق ہمیں ٹوڈی" کہا جاتا ہے۔ (میاں محمود احمد مرزا بشیر الدین محمود) اخبار الفضل قادیان ۱۱ نومبر ۳۴)

جناب مرزا طاہر صاحب آپ کی جماعت کے بارے میں یہ خیال صرف مسلمانوں کا ہی نہیں تھا جس کے بارے میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ علمائے کرام نے بلاوجہ آپ سے لوگوں کو بدظن کروایا یا بقول آپ کے علمائے کرام نے آپ کی تاریخ مسخ کر دی' آپ کے والد مرزا بشیر الدین کے مطابق ہندوؤں کے مستند لیڈر جواہر لال نہرو کا بھی یہی خیال تھا۔ آپ اپنے والد صاحب کا تجزیہ خود ملاحظہ فرمالیں:

> "پھر یہ خیال کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی ایجنٹ ہے لوگوں کے دلوں میں اس قدر راسخ تھا کہ بعض بڑے سیاسی لیڈروں نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم علیحدگی میں آپ سے پوچھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے کہ آپ کا انگریزی حکومت سے اس قسم کا تعلق ہے۔ ڈاکٹر سید محمود صاحب اس وقت کانگریس کے سکندری میں ایک دفعہ قادیان آئے اور انہوں نے بتایا کہ پنڈت جواہر لال صاحب جب یورپ کے سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اسٹیشن پر اتر کر جو

باتیں سب سے پہلے کہیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ میں نے اس سفر یورپ میں یہ سبق حاصل کیا کہ اگر انگریزی حکومت کو ہم کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جائے' جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ احمدی جماعت انگریز کی نمائندہ اور ان کی ایجنٹ ہے۔" (بانی محمود احمد خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۹ اگست ۳۵)

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد میں تیزی..........لمحہ فکریہ

ہفت روزہ "ختم نبوت" نے اپنے ایک خصوصی نمبر کے ذریعہ مسلمانوں کو آگاہ کردیا تھا کہ گوہر شاہی کے عقائد مسلمانوں سے میل نہیں کھاتے اور یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر مدعیان مہدویت کی طرح عنقریب فتنہ بننے والا ہے اور مذہب کا لبادہ اوڑھ کر یہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بڑی سازش میں ملوث ہے آج ہمارا وہ تجزیہ جس کی اس وقت بعض اچھے لوگوں نے مخالفت کی تھی کھل کر سامنے آگیا اور اب واضح طور پر گوہر شاہی دھوکہ کا لبادہ اتار کر کھلے کفر کی تشہیر و ترویج کرنے لگا۔ گزشتہ دنوں اس کے ایک اخبار نے خبر جاری کی کہ اس کے دورہ امریکہ کے دوران ایک ہوٹل میں گوہر شاہی کی ملاقات کے لئے نعوذباللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد ان کی بیوی کے حوالے سے ان کے اخبار میں خبر جاری کرائی گئی کہ ان کو چاند میں گوہر شاہی کی تصویر نظر آئی ہے اور پھر چاند کی ایک خیالی تصویر بنا کر شائع کی گئی' اتنے کفر پر گوہر شاہی کو صبر نہیں آیا تو اب گزشتہ چند دن قبل ان کے پندرہ روزہ اخبار نے اور بعض چھوٹے موٹے اخباروں نے خبر جاری کی کہ گزشتہ دنوں حجر اسود پر ایک انسانی شبیہ ابھری اور جب اس کا موازنہ کیا گیا تو وہ گوہر شاہی کی تھی اور اس کے بعد اس خبر کے حوالہ سے ایک اور خبر گھڑی گئی کہ اس شبیہ کے ابھرنے کے بعد کراچی کے ایک دارالعلوم میں علمائے کرام کا اجلاس ہوا جس میں گوہر شاہی کے اس دعویٰ پر غور کیا گیا اور علمائے کرام اختلاف کا شکار ہو گئے اور اس مسئلہ پر غور و فکر ملتوی کردیا گیا۔ گوہر شاہی کے یہ تمام کفریہ عقائد روز روشن کی طرح واضح ہیں کوئی ذی شعور اور صاحب ایمان ایسے لغو اور فضول عقائد کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ان کے ایک ایک دعویٰ کی مدلل تردید کی جاسکتی ہے اور اس سے قبل اس کے بعض عقائد کی تردید کی گئی تھی لیکن تردید تو اس کی جائے جو عقل و شعور رکھتا ہو اور دلیل کی زبانی سمجھتا ہو' ابو جہل اپنی مجلسوں میں کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں' لیکن انا آڑے آئی تھی۔ گوہر شاہی کو یقین ہے کہ وہ جو کچھ بک رہے ہیں وہ کفر ہے اور اسلامی عقائد سے ان کا کوئی تعلق نہیں لیکن ان کا مقصد ہی کفر کی اشاعت ہے اس لئے ان کے سامنے کچھ کہنا "بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے" جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے جب آپ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریف کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے اور ان کے تشریف لانے کا مقام وقت متعین ہے وہ عیسائیوں کے رہنما تو نہیں کہ ان کو امریکہ میں آنے اور امریکہ میں قیام کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی آمد سے قبل ظہور مہدی ہوگا' اس سے لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ امریکہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا خرافات کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں تک حجر اسود میں ان کی شبیہ کے ابھرنے کا تعلق ہے تو یہ بھی خالص بکواس ہے۔ جس طرح چاند پر تصویر اور شبیہ ان کی بیوی کو نظر آئی تھی اسی طرح حجر اسود پر شبیہ ان کو اور ان کی بیوی کو نظر آئی ہوگی۔ لاکھوں حجاج کرام اور کروڑوں مسلمانوں کو نظر نہیں آئی اس لئے اس دعویٰ کو بھی حماقت کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کی شبیہ حجر اسود پر نہیں ابھری۔ کیا گوہر شاہی ان سے بلند تر ہیں کہ ان کی شبیہ حجر اسود پر ابھری' اسلام تو بت پرستی' شخصیت پرستی کے خاتمے کے لئے آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بتوں سے حجر اسود کو پاک کیا۔ ابو جہل کی تقلید میں پھر کعبۃ اللہ میں بت پرستی شروع کرانا چاہتے ہیں اس لئے حجر اسود سے شبیہ شبیہ کا آغاز کیا ہے' کل ان کی بیوی کی تصویر دروازے پر ابھری ہوگی' پھر ان تصویروں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ کراچی کے کسی دارالعلوم میں علمائے کرام کا اجلاس نہیں ہوا اور نہ ہی گوہر شاہی جیسے کفریہ مسئلہ پر علمائے کرام کو کسی اجلاس کی ضرورت ہے۔ یہ تمام خرافات گوہر شاہی کے اپنے ذہن کی اختراع ہیں۔ انشاء اللہ گوہر شاہی کا کفر خود بخود اپنی موت مرجائے گا۔ مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے' گوہر شاہی کا اسلام کے کسی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اہلسنت والجماعت مکتبہ بریلوی نہ صرف ان سے برات کا اظہار کرچکا ہے بلکہ عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ بھی درج کرچکا ہے ہم مولانا عبدالستار خان نیازی اور دیگر مکتبہ بریلوی کے اکابرین سے درخواست کریں گے کہ اس فتنہ کی سرکوبی کریں اور اس سانپ کو ابھرنے سے پہلے ختم کردیں۔ ہم اس سلسلے میں ہر قسم کے ان سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ گوہر شاہی ان کے نام پر ایک بدنما داغ ہے۔

مولانا ادریس انصاری کی رحلت

ممتاز روحانی شخصیت اور کئی کتابوں کے مؤلف شیخ طریقت مولانا ادریس انصاری گزشتہ دنوں بھاولنگر میں انتقال کرگئے۔ آپ کی رحلت سے ایک روحانی سلسلہ منقطع ہوگیا' آپ نے زندگی بھر دین کی خدمات انجام دیں اور بے شمار لوگوں کا تزکیہ نفس کیا۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور تمام جاں نثاران ختم نبوت کے لئے یہ ایک عظیم صدمہ ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور آپ کا فیض قیامت تک جاری و ساری رکھے۔ (آمین)

قادیانیوں کے غور و فکر کے لئے

مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین
سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن
تبعہم باحسان الی یوم الدین' اما بعد

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین نے مکرو فریب اور جھوٹ و بہتان اختیار کرکے مرزا قادیانی کو مجدد' مہدی' مسیح موعود' ظلی بروزی نبی یا افضل النبیین ماننے اور جاہلوں سے منوانے کے لئے جو نام نہاد دلیلیں فراہم کی ہیں' ان کے بارے میں حضرات علمائے کرام بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور قادیانیوں کی بارہا تردید کرچکے ہیں' لیکن چونکہ انہیں سورۃ الاحزاب کی آیت کریمہ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کی تصریح کے خلاف ہی عقیدہ رکھنا ہے اور انہیں یہی محبوب ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ عامۃ المسلمین خاص کر بے علم مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کھرچتے رہیں' اس لئے اپنے ضلال و الحاد اور زندیقیت سے باز نہیں آتے۔ دشمنان اسلام یہود و نصاریٰ نے چونکہ انہیں اسی کام پر لگادیا ہے اور ان سے قادیانیوں کا خاص گٹھ جوڑ ہے اور مسلمانوں ہی کے لئے دشمنوں نے اس فتنہ کو اٹھایا ہے۔ اس لئے قادیانی مبلغین آخرت سے غافل ہوکر اپنے دنیوی مفاد کے لئے قادیانیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور ان کی یہ محنت ہندوؤں میں عیسائیوں میں اور یہودیوں میں اور دھریوں میں نہیں ہے۔

بے علم مسلمانوں میں یہ محنت کرتے ہیں (ہمارے نزدیک بے علم لوگوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو دور دراز گاؤں میں رہتے ہیں' جاہل محض ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیوی ڈگریاں حاصل کرلیں ہیں لیکن قرآن و حدیث اور عقائد اسلامیہ سے ناواقف ہیں' جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے) چونکہ احادیث شریفہ میں مجددین کے آنے کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کی تشریف آوری کا ذکر آیا ہے اس لئے ماضی بعید کی تاریخ میں ایسے لوگوں کا تذکرہ ملتا ہے' جنہیں شہرت کی طلب اور حب جاہ کی تڑپ نے مہدویت یا مسیحیت پر آمادہ کردیا۔ اور بعض لوگ ایسے بھی اٹھے جنہوں نے نبوت کا اعلان کردیا۔

مجددی کوئی ایسا عہدہ نہیں ہے جس کا دعویٰ کیا جائے یا کسی کے مجدد ہونے پر ایمان لایا جائے حدیث شریف میں یہ وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد کو بھیجتا رہے گا جو امت محمدیہ مسلم میں دین کی تجدید کرتے رہیں گے یعنی دین کو پھیلائیں گے اور جو اسلامی طریقے لوگوں سے چھوٹ گئے ہوں گے ان کو زندہ کریں گے۔ اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر زمانہ میں ایک ہی شخص مجدد ہو بہت سے حضرات سے اللہ تعالیٰ مجدد کا کام لیتا ہے جو ایک ہی زمانے میں ہوتے ہیں۔

صحیح مسلم ص ۸۷ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا تعال صل لنا (آئیں نماز پڑھادیجئے) وہ فرمائیں گے "لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ" (میں نہیں پڑھاتا بے شک تم میں بعض بعض کے امیر ہیں اس امت کو اللہ تعالیٰ نے کرامت سے نوازا ہے) اور سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸ میں ہے کہ مسلمانوں کا امام اجل صالح ہوگا وہ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا' اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے وہ امام پیچھے ہٹ جائے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آگے بڑھائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ تم ہی آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ آپ ہی کی امامت کے لئے نماز قائم کی گئی ہے' چنانچہ وہی امام (جو پہلے آگے بڑھ چکے تھے) حاضرین کو نماز پڑھادیں گے۔

دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ میں کام کرنے والے ایک دوست سے ملاقات ہوئی' انہوں نے بتایا کہ دیہاتوں میں جو لوگ قادیانی ہیں ان پڑھ ہیں کچھ بھی نہیں جانتے ان کو تبلیغ کی جائے اور سمجھایا جائے تو وہ سنن ابن ماجہ کی روایت سنادیتے ہیں "لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم" تعجب کی بات ہے کہ اس سے مرزا قادیانی کا نبی ہونا کیسے ثابت ہوجاتا ہے؟ لیکن قادیانی مبلغ ان کے پاس جاتے ہیں انہیں بتادیتے ہیں کہ دیکھو ہم اس حدیث کو مانتے ہیں' جاہل لوگ نہ کچھ سوال کرسکتے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت ہوگئی (العیاذ باللہ)

چونکہ ملحدین اور زندیق لوگوں کے پاس دین و ایمان نہیں ہوتا اس لئے نہ قرآن و حدیث کی تصریحات کو مانتے ہیں نہ عقل کو کام میں لاتے ہیں' فرض کرو حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کی ایک ہی شخصیت ہو تب بھی اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ مرزا قادیانی نبی ہوجائے

یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مہدی علم

نہیں ہے صفت کا صیغہ ہے اور عیسیٰ علم ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں کامل صاحب ہدایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے (لحاظ کرو محشیی سنن ابن ماجہ) پھر یہ حدیث شواذ میں سے ہے دوسری احادیث جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ مہدی کی شخصیت اور ہے ان کا نام محمد ہوگا (سنن ترمذی باب ماجاء فی المھدی) اور ان کے والد کا نام وہی ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور ہے ان کا نام عیسیٰ ہے اور مسیح لقب ہے۔

ان لوگوں کو سنن ابن ماجہ میں صرف یہی حدیث نظر آئی (جبکہ اس سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا) اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بلکہ سنن ابن ماجہ میں بھی کوئی اور حدیث نظر نہ پڑی اور اگر نظر پڑی تو ان کے زندیق مبلغین نے اس کو چھپا دیا اور جاہلوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ روایت یاد کرادی، ہم سنن ابن ماجہ ہی کو سامنے رکھ کر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بارے میں روایات نقل کرتے ہیں۔ دیکھئے سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰ میں ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ المھدی من ولد فاطمہ (یعنی مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے)

مرزا قادیانی کے معتقدین بتائیں کہ وہ تو خاندانی اعتبار سے مرزا تھا، سادات بنی فاطمہ میں سے نہیں تھا پھر وہ کیسے مہدی ہوگیا؟ سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المھدی من عترتی من ولد فاطمہ و سنن ابوداؤد میں یہ ہے کہ "مہدی مجھ سے ہوں گے ان کی پیشانی روشن ہوگی ناک بلند ہوگی وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھردیں گے جیسا کہ وہ ان کی آمد سے پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔"

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں معلوم کیجئے سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوجائیں، وہ انصاف کے ساتھ فیصلہ دینے والے ہوں گے اور امام عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے اور مال کو بہادیں گے (یعنی خوب زیادہ سخاوت کریں گے) یہاں تک کہ کوئی بھی مال قبول نہیں کرے گا" یعنی مال کی کثرت کی وجہ سے کوئی بھی لینے کو تیار نہیں ہوگا۔ اب قادیانی ملحد یہ بتائیں کہ مرزائے قادیان مسیح موعود کیسے بنا؟ نہ وہ عیسیٰ ابن مریم تھا، نہ وہ کبھی حاکم بنا، نہ اس نے صلیب کو توڑا نہ خنزیر کو قتل کیا، نہ جزیہ ختم کیا، نہ مال کی سخاوت کی وہ تو خود مریدین و معتقدین سے مال کھینچنے والا تھا۔

مزید سنئے اسی سنن ابن ماجہ میں ہے (ص ۲۹۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے، دروازہ کھولا جائے گا تو دجال سامنے آجائے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جو تلواریں لئے ہوئے ہوں گے، جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے اسے باب لد کے قریب شرقی جانب پکڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے اس وقت یہودی شکست کھاجائیں گے اور درختوں اور پتھروں اور دیواروں کے پیچھے چھپتے پھریں گے (باب لد دمشق میں ہے جو شام کا مشہور شہر ہے) اب قادیانیت کے پھیلانے والے اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کھرچنے والے بتائیں کہ مرزا قادیان کے زمانہ میں دجال کب نکلا، جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی تھے؟

اور اس کو مرزا نے کب قتل کیا، کیا مرزا کبھی دمشق گیا ہے؟ کیا باب لد سے گزرا ہے؟ کیا اس کے زمانہ میں وہ دجال نکلا تھا جس کے بارے میں کتب حدیث میں پیشن گوئی ہے؟ کیا دجال سے مرزا ملا تھا باب لد میں اسے اس نے کب قتل کیا ہے؟ مرزا دمشق تو کیا جاتا وہ تو حرمین شریفین کی زیارت سے بھی محروم رہا۔ قادیانی یوں بھی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور یہ کہ العیاذ باللہ وہ کشمیر میں دفن ہیں یہ لوگ آیت کریمہ بل رفعہ اللہ الیہ کے بھی منکر ہیں اور ان احادیث کو بھی جھٹلاتے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے اور دجال کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔ جھوٹ پھیلانے کی وجہ سے یہ لوگ مستحق لعنت ہیں، لیکن ہدایت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

قادیانیو! تمہارے پاس جھوٹ کے پلندوں کے سوا کچھ اور بھی ہے تمہیں دوزخ سے بچنے کی ذرا بھی فکر ہے؟ یہ جو کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور مسیح موعود ہمارا مرزا ہے اس کا جھوٹ ہونا سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہورہا ہے اور ہاں سنن ابن ماجہ میں یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلیں گے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ "عیسیٰ میرے بندوں کو لے کر کوہ طور کی طرف چلے جائیں میں اپنے ایسے بندے نکالنے والا ہوں جن سے مقابلہ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں۔" (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۷) اس کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین پر پھیل جائیں گے، ارے قادیانیو! اب بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہل ایمان کو کوہ طور پر لے

جانے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا واقعہ دنیا کی تاریخ میں کب پیش آیا؟ جب وہ دنیا میں تشریف فرما تھے اس وقت تو یاجوج ماجوج نکلے نہیں تھے لامحالہ جب قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے اس وقت یہ واقعہ پیش آئے گا۔ معلوم ہوا کہ تمہارا یہ کہنا کہ ان کی وفات ہوگئی ہے یہ جھوٹ ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ مسیح موعود ہمارا مرزا ہے حدیث بالا سے اس کا جھوٹ ہونا ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ تمہارا مرزا کبھی طور پر نہیں گیا۔ اور یاجوج ماجوج کا خروج اب تک نہیں ہوا' اس کی تفصیل سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے جو روایات ہم نے نقل کی ہیں حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی ہیں' لیکن سنن ابن ماجہ کا حوالہ خصوصیت کے ساتھ اس لئے دیا کہ قادیانی جو بحوالہ سنن ابن ماجہ لامھدی' الا عیسیٰ ابن مریم پیش کرتے ہیں ان پر واضح ہوجائے کہ سنن ابن ماجہ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی علیہما السلام کے بارے میں دوسری احادیث بھی موجود ہیں ان کی طرف سے آنکھیں کیوں میچ رکھی ہیں؟

قادیانیو! یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ شانہ کو خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی بھیجنا تھا تو اپنی کتاب میں آپ کے خاتم النبیین کا اعلان کیوں کرایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ الاحزاب کی آیت لے کر نازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں" بتایئے کہ ان دونوں حضرات پر آپ کے مکتب فکر کی جانب سے کیا جرم عائد ہوتا ہے اب آگے اور بات سنو! امت محمدیہ کے ابتدائی دور سے لے کر آج تک سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین چاروں امام اور ان کے مقلدین' مفسرین' محدثین' متکلمین' عامۃ المسلمین سب کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی دیکھو عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے "واول الانبیاء آدم وآخرہم محمد علیہ السلام" صدیوں سے یہ کتاب مسلمان پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں اور اس کے مطابق ان کا عقیدہ رہا ہے بتاؤ امت کے یہ کروڑوں افراد جو ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے تھے مسلمان تھے یا نہیں اگر یہ سب لوگ عقیدہ کی وجہ سے کافر تھے جو قرآن مجید کے حامل تھے اور انہیں کے ذریعہ قرآن کریم سارے عالم میں پھیلا اور حدیث کی کتابوں کے مؤلف و مرتب بھی رہے تھے تو ان کی لکھی ہوئی کتابوں پر کیا بھروسہ رہا اور ان کے شائع کردہ قرآن اور روایت کردہ احادیث سے تمہیں استدلال کا کیا حق ہے؟ شاید کوئی قادیانی یوں لکھنے لگے کہ "ہم پرانے مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار نہیں کیا اور دور حاضر کے مسلمانوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ انہوں نے مرزا کی نبوت کا انکار کیا ہے کیونکہ اس کا ظہور اس زمانہ میں ہوا۔" اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان و کفر کا تعلق عقیدہ ختم نبوت کے ماننے نہ ماننے سے ہے کسی شخص کے دعوائے نبوت سے نہیں ہے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی ختم نبوت کا منکر ہو وہ عنداللہ وعند رسولہ وعند المسلمین کافر ہے خوب سمجھ لو۔ باطل پر ضد نہ کرو آخر دائمی عذاب میں جانے کے لئے کیوں تیار ہو!

قادیانیو! چونکہ تمہارے نزدیک خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی اس لئے آپ کے بعد مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو اور اس کی تبلیغ کرتے ہو' اور قرآن کریم نے جو خاتم النبیین بتایا ہے اور آپ نے خود اپنے بارے میں انا خاتم النبیین فرمایا ہے (صحیح بخاری) اور اپنے اسماء بتاتے ہوئے "العاقب الذی لیس بعدہ نبی" فرمایا ہے (صحیح مسلم) اور اپنے بارے میں لانبی بعدی فرمایا ہے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" ان سب واضح اعلانات کا انکار کرتے ہو' اس لئے سب مسلمان تمہیں کافر کہتے ہیں اور تم بھی انہیں ختم نبوت کا عقیدہ کی وجہ سے کافر کہتے ہو۔ اب تم یہ بتاؤ کہ خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ آپ کا تو یہ عقیدہ تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے وہ سورۃ الاحزاب کی آیت لے کر نازل ہوئے جس میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تصریح ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں (یاد رہے کہ قرات متواترہ میں خاتم النبیین تا کے زبر کے ساتھ بھی ہے اور تا کے زیر کے ساتھ زیر والی قرات سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں' اس میں افضل النبیین والی تمہاری تاویل و تحریف نہیں چلتی)

اس کے بعد یہ بتاؤ کہ خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ اور تابعین اور محدثین اور ائمہ مجتہدین اور تمام مسلمین چاروں امام اور ان کے مقلدین جو قرآن و حدیث کی تصریحات کے مطابق خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوجانے کا عقیدہ رکھتے تھے وہ کافر تھے یا مومن؟ تمہارے عقیدہ کے مطابق ان سب کا کافر ہونا لازم آتا ہے۔ جب وہ حضرات کافر تھے (العیاذباللہ) تو ان کی کتابوں سے کیسے استدلال کرتے ہو (سنن ابن ماجہ اور تمام کتب حدیث ان ہی حضرات کی روایت کی ہوئی ہیں) اگر وہ لوگ مسلمان نہیں تھے جیسا کہ موجودہ مسلمانوں کو تم کافر کہتے ہو تو تمہارا اسلام ہے اور قرآن و

باقی صفحہ ۱۵ پر

محمد طاہر رزاق

مجرم اعتراف جرم کرتا ہے!

قادیانی شکاری جب اپنے ارتدادی شکار پر نکلتے ہیں اور کسی مسلمان کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ مسلمان کہتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا جبکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کافر ہے۔

اس کی یہ بات سن کر قادیانی شکاری میٹھی میٹھی ہنسی ہنستے ہیں اور منہ بنا بنا کر بڑے ملائم لہجے میں اسے کہتے ہیں کہ بھائی..... توبہ توبہ...... مرزا قادیانی نے قطعاً" نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہم اسے نبی مانتے ہیں۔ ہم تو مرزا قادیانی کو ایک "بزرگ" اور "پیر" مانتے ہیں۔ جس طرح آپ لوگوں کے بزرگ اور پیر ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی ہمارا بزرگ اور پیر ہے۔ جس طرح آپ اپنے بزرگ کی بیعت کرتے ہیں اسی طرح ہم بھی اپنے بزرگ مرزا قادیانی کی بیعت کرتے ہیں۔

وہ مسلمان کہتا ہے کہ آپ نے مسلمانوں سے الگ اپنی ایک جماعت بنا رکھی ہے۔ جواباً" قادیانی شکاری کہتے ہیں کہ ہماری مسلمانوں سے الگ کوئی جماعت نہیں۔ جس طرح آپ کے ہاں مختلف سلسلے ہیں جیسے سلسلہ قادریہ' سلسلہ نقشبندیہ' سلسلہ سہروردیہ' سلسلہ چشتیہ وغیرہم۔ اسی طرح ہمارا بھی سلسلہ ہے جسے "سلسلہ احمدیہ" کہتے ہیں۔

اکثر مسلمان ان کی باتوں سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور ان گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی نفرت کا لاوا کچھ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور قادیانی مسلم معاشرے میں اپنے لئے کچھ جگہ بنا لیتے ہیں۔

لیکن مسلمانو! یہ قادیانیوں کا بہت بڑا فراڈ ہے...... مرزا قادیانی مدعی نبوت ہے اور اس نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ سینکڑوں مرتبہ اعلان نبوت کیا ہے۔ ہمارے پاس اس کی بین ثبوت موجود ہیں...... ہاں یہ نکتہ بھی یہاں بتاتا جاؤں کہ مرزا قادیانی کا بزرگ ہونا تو بڑی دور کی بات ہے' مرزا قادیانی کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے۔ اب ہم آپ کی خدمت میں بطور ثبوت مرزا قادیانی کے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔ جن میں اس نے کھلم کھلا اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔

○ "جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں' وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے ہم کلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو' دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور ان ہی امور کی کثرت کی وجہ سے میرا نام نبی رکھا گیا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے' تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں' اس وقت تک جب دنیا سے گزر جاؤں۔" (مرزا قادیانی کا خط مورخہ ۲۳ مئی بنام اخبار عام لاہور' "حقیقتہ النبوت" ص ۲۷۰-۲۷۱)

○ "چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے' وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے...... ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ روحانی خزائن ص ۲۰۶ ج ۱۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشن گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں..... یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔" (ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن ص ۲۱۰ ج ۱۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے...... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں' وہ نہیں مانتے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷ روحانی خزائن ص ۳۳۲ ج ۲۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "خدا نے میرے ہزارہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی۔ لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں' وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔" (تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۱۴۸ روحانی خزائن ص ۵۸۷ ج ۲۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "اور میں اس خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۶۸ روحانی خزائن ص ۵۰۳ ج ۲۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گا' گو ستر برس تک رہے' قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے..... سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۰'۱۱ روحانی خزائن ص ۲۳۰'۲۳۱ ج ۱۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "..... (ایک انگریز اور لیڈی جو شکاگو سے قادیان آئے) ان کے اس سوال پر کہ آپ نے جو دعویٰ کیا ہے' اس کی سچائی کے دلائل کیا ہیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا میں کوئی نیا نبی نہیں' مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں..... جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جاسکتا ہے وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں' میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں۔" (اخبار "الحکم" قادیان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء ملفوظات ص ۲۱۷' ج ۱۰ منقول از اخبار "الفضل" قادیان جلد ۲۲ نمبر ۸۵' مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۵ء)

○ "میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں' جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔" (اخبار "الفضل" جلد ۱۸' نمبر ۷ ص ۷ مورخہ ۱۵ رجولائی ۱۹۳۰ء)

○ "پس اس وجہ سے (اس امت میں) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں...... اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا...... جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔" (حقیقتہ الوحی ص ۳۹۱ روحانی خزائن ص ۴۰۶'۴۰۷ ج ۲۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی ہے' جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھاسکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے' وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶' روحانی خزائن ص ۲۱۰ ج ۱۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ ان الہامات پر اسی طرح ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقتہ الوحی ص ۲۱۱ روحانی خزائن ص ۲۲۰ ج ۲۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "میں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہورہے ہیں' ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں کہ تورات اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص ۶۴ اشتہار مورخہ ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات ص ۱۵۴' ج ۳)

○ "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن مجید پر۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۲۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید' تورات' اور انجیل کا۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۸۴ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء۔ منکرین خلافت کا انجام ص ۴۹ مصنفہ جلال الدین قادیانی)

○ "اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۳۰ روحانی خزائن ص ۱۴۰ جلد ۱۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "اور جو شخص حکم ہوکر آیا ہے' اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کردے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰ روحانی خزائن حاشیہ ص ۵۱ جلد ۱۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امرونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا' وہی صاحب شریعت ہوگیا..... میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔"

○ ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے‘ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا.... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“ (حاشیہ اربعین نمبر ۴‘ ص ۷ ۸۳ روحانی خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷ حاشیہ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ ”اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے‘ میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز میں بیٹھ گیا لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا‘ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔“ (دافع البلاء ص ۱۳ روحانی خزائن ص ۲۳۳ جلد ۱۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ ”خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں‘ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں‘ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔“ (اربعین نمبر ۴‘ ص ۱۷ روحانی خزائن ص ۴۴۵ جلد ۱۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نمبر ۹ ص ۲۷)

○ ”اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں‘ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں‘ سو وہ میں ہوں۔“ (براہین احمدیہ ص ۹۸‘۱۰۱ روحانی خزائن نمبر ۱۱۷ جلد ۲۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ ”جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“ (انوار اسلام ص ۳۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ:

☆ مرزا قادیانی اللہ کا نبی ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی اللہ کا رسول ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی پر وحی نازل ہوتی ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی کی وحی بالکل قرآن کی طرح ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی کی نبوت کا تخت گاہ قادیان ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی کے تین لاکھ نشان یعنی معجزے ہیں۔ (نعوذباللہ)

☆ مرزا قادیانی پر ایمان نہ لانے والا جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ جو لوگ مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتے وہ رنڈیوں کی اولاد اور حرام زادے ہیں۔ (نعوذباللہ)

☆ جو لوگ مرزا قادیانی کو نہیں مانتے اللہ نے ان کے دلوں پر مہریں لگادی ہیں۔ (نعوذباللہ)

☆ حدیثوں کا فیصلہ مرزا قادیانی کا قول ہے۔ (نعوذباللہ)

☆ اللہ تعالیٰ نے جب تمام انبیاء کو ایک ہی صورت میں دکھانا چاہا تو اسے مرزا قادیانی کی صورت میں دکھادیا۔ (نعوذباللہ)

قادیانیو! ہم نے بڑی جانفشانی سے مرزا قادیانی کو مدعی نبوت ثابت کردیا...... اس کی انگریزی نبوت کا سارا ڈھانچہ تمہاری آنکھوں کے سامنے بکھیردیا۔ مجرم کے زبان و قلم سے اعتراف جرم کروادیا۔

اگر اب بھی تم آنکھیں نہ کھولو...... اب بھی تم ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آؤ...... تو تمہیں جہنم کے گڑھے میں گرنے سے کون روک سکتا ہے؟

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

●●

ختم نبوت کانفرنس گلشن حدید کراچی

بروز ہفتہ ۱۱ جولائی بعد نماز عشاء جامع مسجد توحید گلشن حدید فیز نمبر ۱ کراچی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہورہی ہے‘ اس کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا اقبال اللہ‘ مولانا عزیز الرحمن رحمانی‘ مولانا احسان اللہ ہزاروی خطاب کریں گے۔ توقع ہے کہ کانفرنس کے انعقاد سے اسٹیل مل کی تمام کانفرنسوں میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب ہوگا۔ اہل کراچی سے شرکت کی اپیل ہے

پیغام محبت

ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی

دعوت و تبلیغ کے اصل معنی ہیں ایمان سے محروم لوگوں تک ایمان کی سوغات پہنچانا' تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا یہی مشن تھا' پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد اس مشن کو اٹھانے اور سنبھالنے چلانے اور بڑھانے اور دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری اس امت کے کاندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اور اس انبیائی مشن کی ذمہ داریوں کی وجہ سے خیر امت کے لقب عظیم اور منصب جلیل کی وہ مستحق قرار پائی ہے۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله.

ترجمہ : "یعنی تم سب سے بہتر امت ہو کہ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو' اور برے کاموں سے روکتے ہو' اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔" (سورۂ آل عمران)

کائنات کی سب سے بڑی صداقت یعنی توحید و رسالت اور آخرت کے عقیدہ کی اشاعت گویا ایک حکم ہے جو اللہ نے مسلمانوں کو دیا ہے گویا مسلمان اس فرض منصبی کو انجام دینے کے لئے اللہ کی طرف سے مکلف اور ذمہ دار بنائے گئے ہیں' تصور کیجئے اس غلام کا جس کا آقا کچھ کاموں کا حکم دے لیکن وہ ہر روز کسی پتھر کی طرح ساکت و صامت بیٹھا رہے اسے بار بار کسی کام کے لئے کہا جائے اور وہ ٹس سے مس نہ ہو' اپنی ڈیوٹی پوری کرنے پر کسی صورت سے آمادہ و تیار نہ ہو اس غلام کا آقا خواہ کتنا ہی حلیم اور نرم دل ہو ایک دن اس کے صبر و برداشت کی حد ہو جائے گی اور وہ غلام کو سزا دینے پر آمادہ ہو جائے گا۔ تو پھر کیا اس کائنات کا خالق اور مالک اپنے ان بندوں کو ہمیشہ راحت و نعمت سے سرفراز کرتا رہے گا جو اس کی مستقل طور پر اس کی حکم عدولی کرتے رہیں گے اور نافرمانی اور حکم فراموشی میں اس طرح ڈھیٹ ہو جائیں گے گویا وہ بشر نہیں حجر ہیں۔ انسان نہیں بے جان ہیں "مومنون" کے زمرہ میں نہیں "لا ـ یعقلون" کے زمرہ میں داخل ہیں وہ خدا جو رحمٰن اور رحیم ہونے کے ساتھ قہار اور منتقم بھی ہے یقیناً ایسے نکمے اور ناشناس بندوں کو سزا بھی دے گا' اور یہ سزا کبھی ہوش میں لانے' غفلت کی نیند سے جگانے اور اطاعت گزار بنانے کے لئے آخرت سے پہلے دنیا میں بھی دی جاتی ہے۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون ○

ترجمہ : "ہم ضرور انہیں عذاب اکبر سے پہلے عذاب اصغر کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں"

اس قرآنی اعلان کو سامنے رکھ کر اب دیکھئے کہ دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کو نکبت اور ناسازگاری کے کس عذاب سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ فلسطین پر یہودی مسلط ہیں۔ قبلہ اول کو چھینا جا چکا ہے' عرب ملک اپنی دولت کے باوجود عزت سے محروم اور باہمی اختلاف اور بے اعتمادی کا شکار ہیں۔ درہم و دینار اور نصاب میں سیم و زر فریب نظر ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سب خواجہ خواجگان امریکہ جیسی طاقت کے دست نگر ہیں۔ بوسنیا پامال اور ترکی آشفتہ حال ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کا ایک مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے کہ دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایک زخم مندمل نہیں ہوتا کہ دوسرا ہرا ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ "چہ کنم اور پس چہ باید کرد" کا سوالیہ نشان اس ملت کی ذمہ داروں کے سامنے رہتا ہے۔ ہر جگہ مسلمانوں کی زندگی دود چراغ محفل کی طرح پریشان ہے۔ اس موضوع پر سیمنار منعقد ہوتے ہیں مقالے لکھے جاتے ہیں' کتابیں چھپتی ہیں دانشمندان ملت عقیدۂ لاینحل کو اپنے ناخن تدبیر سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں' آخر میں تجویزیں پاس کی جاتی ہیں اور یقین دلایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی پستی کا سبب یہ ہے کہ مسلمان جدید تعلیم میں پیچھے ہیں یا یہ کہ مسلمانوں کے زوال کا سبب یہ ہے کہ وہ اقتصادی طاقت سے محروم ہیں۔ میں تمام دانشمندان ملت کا احترام کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی بات بھی زوال ملت کا اصل سبب نہیں' یہ باتیں بیماری کی علامتیں ہیں' اصل سبب یہ ہے کہ غلاموں نے اپنے آقا کی حکم عدولی کی ہے اور اس کی ناراضی مول لی ہے' ملت مریضہ کا علاج یہ ہے کہ وہ حکم عدولی سے باز آجائے اور جس فرض منصبی کو اس کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کی بجا آوری کے لئے تیار ہو جائے' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بالفاظ دیگر دعوت و تبلیغ اسلام کے مشن کو پھر سے سنبھال لے۔

میں پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر بہت تھوڑے منتخب لوگوں نے بھی عظیم آبادی کے اس ملک میں اس عظیم کام کا بیڑا نہیں اٹھایا تو یہاں نہ مدارس باقی رہیں گے' نہ مسلمانوں کی جدید دانش گاہیں اور نہ ادارے' نہ مجلسیں' نہ کونسلیں' نہ جماعتیں' نہ جمعیتیں ملک میں برادران وطن کو اسلامی روح سے متعارف کرانے کا کام تھوڑا بہت بھی انجام دیا جاتا رہا تو

باقی ہر کام میں برکت ہوگی۔ دعوت دین کا کام پورے ملک میں اور ہر ریاست میں اخلاق اور حکمت و موعظت کے ساتھ اگر ہوتا رہا تو اس کی برکت سے اس ملک کا مستقبل بھی محفوظ ہوگا' اور ملت اسلامیہ کا مستقبل بھی اور مسلمانوں کے تمام ادارے برگ و بار لائیں گے۔

دعوتی مشن کا ایک بڑا امتیاز یہ ہے کہ اس میں عقل سے زیادہ دل کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ قبول اسلام کا تعلق عقل سے زیادہ دل سے ہے ورنہ انسان کا دماغ مضبوط دلیلوں کو بھی مسترد کردیتا ہے۔ اس موضوع پر علامہ اقبال کا ایک حکیمانہ مشورہ حرز جان بنانے کے لائق ہے۔ علامہ اقبال تحریر کرتے ہیں:

"قبول اسلام میں اصل چیز دل ہے' جب دل ایک تبدیلی پر رضامند ہوجاتا ہے' اور کسی بات پر قرار پکڑ لیتا ہے تو پھر باقی تمام جسم اس کے سوا کچھ نہیں کرتا کہ وہ اس تبدیلی کی تائید کے لئے وقف ہوجاتا ہے ہمیں اسلام کے قدیم و جدید مبلغوں میں ایک واضح فرق نظر آتا ہے' قدیم مبلغوں کا وار غیر مسلموں کے دلوں پر ہوتا ہے' وہ اپنی للہیت' بے نفسی' خوش خلقی اور احسان و مروت کی جادو اثر اداؤں سے دلوں کو گرویدہ کرتے تھے اور اس طرح ہزارہا لوگ از خود بغیر کسی بحث و تکرار کے ان کے رنگ میں رنگ جاتے تھے۔ مگر جدید مبلغوں کا سارا زور دماغ کی تبدیلی پر صرف ہوتا ہے' وہ صداقت اسلام پر ایک دلیل دیتے ہیں۔ مقابلہ میں دوسری حجت غیر مسلم پیش کردیتے ہیں اس پر بحث و تکرار شروع ہوجاتی ہے اور بات ختم ہوجاتی ہے۔"

مبلغین اسلام کو لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو متاثر کرنے کے لئے میدان میں آنا چاہئے۔

ہندوستان کے صوفیائے کرام کا یہی انداز تھا۔ پریچنگ آف اسلام میں پروفیسر آرنلڈ نے لکھا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی اور ان کے خلفا کے ہاتھ پر نوے لاکھ لوگوں نے اسلام قبول کیا اور بعض شخصیتوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہ اگر کسی پر ایک نظر ڈال لیتے تھے تو ممکن نہیں تھا کہ وہ دین اسلام نہ قبول کرے۔ علامہ اقبالؒ نے یہی بات اس طرح لکھی ہے۔

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی

آج اگر سپہ کی تیغ بازی کے مواقع ختم ہوچکے ہیں تو نگہ کی تیغ بازی سے کس نے روک دیا ہے اگر "غزنویت" ہمارے اختیار کی چیز نہیں ہے تو "چشتیت" اختیار کرنے میں کیا چیز مانع ہے۔ یہاں "چشتیت" ایک علامتی لفظ ہے اور اس سے مراد کوئی متعین سلسلہ سلوک نہیں بلکہ تسخیر کی طاقت یا وہ روحانی قوت مراد ہے جو کہ تیروں کے آگے عقل اپنی کمان رکھ دیتی ہے' مصلحت اپنی سپر ڈال دیتی ہے۔ اور دل دین توحید کا گرویدہ ہوجاتا ہے' دعوت کے میدان میں تنہا لٹریچر کوئی بڑا انقلاب پیدا نہیں کرسکے گا۔ لٹریچر کے ساتھ مذکورہ صفات سے متصف داعیوں کی ضرورت ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی فرماتے ہیں کہ "کوئی جسم اس وقت تک تندرست و توانا نہیں رہ سکتا جب تک اس میں نئے صاف خون کی تولید نہ ہوتی رہتی ہو' کوئی درخت اس وقت تک شاداب نہیں رہ سکتا جب تک اس میں نئی پتیاں اور کونپلیں نہ نکلتی رہتی ہوں۔ امت مسلمہ بھی ایک جسم ہے جس کو ہر دور میں خون کی ضرورت ہے اس درخت کو بھی ہر موسم میں ہری بھری شاخوں اور نئی نئی پتوں کی ضرورت ہے۔ امت مسلمہ کا سدابہار درخت ہمیشہ نئی نئی پتیاں اور ہری بھری ڈالیں پیدا کرتا رہا اور لباس بدلتا رہا ہے۔"

ربوہ کے تعلیمی اداروں کی قادیانیوں کو واپسی ہزاروں مسلمان بچوں کو مرتد بنانا ہے

مسلم لیگ کی حکومت کو بدنام اور ناکام بنانے کی قادیانی سازش ہے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں الحاج بلند اختر نظامی' علامہ ابن مسعود ہاشمی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا قاری محمد زبیر' مولانا محمد احمد مجاہد' حاجی طارق سعید خان' حاجی قاسم حسن' مولانا منور حسین صدیقی نے ایک مشترکہ بیان میں تعلیمی اداروں کی ڈی نیشنلائزیشن کے سلسلہ میں سابقہ مالکان کو واپس کرنے کے فیصلہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان تعلیمی اداروں میں اکثر و بیشتر وہ ادارے ہیں جو مسیحیوں اور قادیانیوں کو واپس کئے جائیں گے۔ ان اداروں میں ہزاروں مسلمان طلباء زیر تعلیم ہیں اور سینکڑوں اساتذہ کرام تعلیم دے رہے ہیں۔ ان حالات میں اگر یہ اسکولز و کالجز سابقہ مالکان کو واپس کئے جاتے ہیں تو اس سے ہزاروں طلباء کے قادیانی ہونے' اساتذہ کا مستقبل تباہ ہونے اور مساجد کا انتظام والصرام کفار و مرتدین کے سپرد کیا جائے گا جو پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں شرعاً" جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم میں چھپے ہوئے قادیانی آئے روز اس قسم کے شوشے چھوڑ کر مسلم عوام اور ربوہ و مضافات کے طلباء و اساتذہ کو بالخصوص حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کے لئے برانگیختہ کیا جاتا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ جب بھی مسلم لیگ کی حکومت آئی ہے اس قسم کی حرکات کرکے مسلم لیگ کو بدنام کرنے اور ناکام کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں۔ اور عوام کو حکومت کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس غلط اور بے وقت فیصلہ کو واپس لے۔

ربیع الاول اور مسلمانوں کا طرزِ عمل

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیدا“

اب سے تقریباً“ چودہ سو برس پہلے جب کہ کائنات انسانی بحر ظلمات میں غرق تھی‘ اور روحانیت شیطنت سے مغلوب ہورہی تھی‘ خلاق عالم نے اپنے آخری نبی اور محبوب ترین رسول حضرت محمد بن عبداللہ روحی و قلبی فداہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس دنیا میں بھیجا تاکہ آپ نور ہدایت سے ظلمات ضلالت کو شکست دیں اور حق کو باطل پر غالب کردیں‘ ہمارے ماں باپ آپؐ پر نثار ہوں‘ آپؐ تشریف لائے اور آتے ہی باذن اللہ دنیا کا رخ پلٹ دیا‘ بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ خدا سے جوڑا اور جو غم نصیب قعر ذلت میں گرچکے تھے‘ ان کو وہاں سے اٹھا کر اوج رفعت پر پہنچایا‘ مشرکوں کو موحد بنایا اور کافروں کو مومن‘ بت پرستوں کو خدا پرست کیا اور بت سازوں کو بت شکن‘ رہزنوں کو رہنمائی سکھائی۔ اور غلاموں کو آقائی‘ چور چوکیدار بن گئے‘ اور ظلم غمخوار‘ اور جو دنیا بھر کے آوارہ تھے وہی سب سے زیادہ متمدن ہوگئے۔ اور جن کا قومی شیرازہ بالکل منتشر ہوچکا تھا وہ کامل طور پر منظم کردیئے گئے‘ روحانیت کے فرشتے شیطنت پر غالب آگئے‘ کفر و شرک‘ بدعت و ضلالت اور ہر قسم کی گمراہیوں کو زبردست شکست ہوئی‘ شقاوت و بدبختی کا موسم بدل گیا‘ ظلم و عدوان اور فساد و طغیان کا زور ختم ہوگیا۔ صداقت اور خیر و سعادت نے عالمگیر فتح پائی‘ اور زمین پر امن و عدالت کی ایک ایسی بادشاہت قائم ہوگئی........

جس وقت عالم انسانی کے اس منجی اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس عالم آب وگل میں اپنا پہلا قدم رکھا تھا وہ ربیع الاول ہی کا مہینہ تھا‘ اور پھر جب آپؐ کا سن شریف چالیس برس کا ہوا تو اسی مہینے میں اصلاح عالم کا کام آپؐ کے سپرد ہوا۔ پس اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ ربیع الاول ہی اس رحمت عامہ کے ظہور کا مبداء اور روحانی خیرات و برکات کے وفور کا منبع ہے‘ اور یہی وجہ ہے کہ جب یہ ماہ مبارک آتا ہے تو مسلمانوں کے قلوب میں (حتیٰ کہ ان دلوں میں بھی جو دوسرے موسموں میں بالکل غافل رہتے ہیں) اس وجود مقدس کی یاد تازہ ہوجاتی ہے اور طرح طرح سے خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔

نعماء الٰہی کی یاد سے خوش ہونا بری چیز نہیں بلکہ حدود شریعت سے تجاوز نہ ہو تو ایک درجہ میں محمود ہے...... لیکن آج مجھے عرض کرنا یہ ہے کہ:

آپ جشن کی ان گھڑیوں اور شادمانی کی ان ساعتوں میں اس قابل ماتم حقیقت کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ اس مقدس و مسعود وجود نے اس مبارک مہینے میں نزول اجلال فرماکر آپؐ کو جو کچھ دیا تھا آج آپ اپنی شامت اعمال سے سب کچھ کھوچکے ہیں۔

ربیع الاول اگر آپ کے لئے خوشیوں کا موسم اور مسرتوں کا پیغام ہے تو صرف اس لئے کہ اس مہینے میں دنیا کی خزان ضلالت کو بہار ہدایت نے آخری شکست دی تھی اور اسی مہینے میں وہ ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز عالم ہوئے تھے۔ جنہوں نے تم پر روحانیت کے دروازے کھول دیئے اور ساری نعمتیں تم کو دلوادیں جن سے تم محروم تھے‘ پھر اگر آج تم ان کی لائی ہوئی شریعت سے دور اور ان کی دلائی ہوئی نعمتوں سے محروم و مہجور ہوتے جارہے ہو تو کیا وجہ ہے کہ گزشتہ بہار کی خوشی تو مناتے ہو لیکن خزاں کی موجودہ پامالیوں پر نہیں روتے۔

تم ربیع الاول میں آنے والے کے عشق و محبت کا دعویٰ رکھتے ہو اور اس کی یاد کے لئے مجلسیں منعقد کرتے ہو لیکن یہ نہیں سوچتے کہ تمہاری زبان جس کی یاد کا دعویٰ کررہی ہے‘ اس کی فراموشی کے لئے تمہارا ہر عمل گواہ ہے‘ اور جس کی تعظیم و تکریم کا تم کو بڑا ادعا ہے‘ تمہاری گمراہانہ زندگی‘ بلکہ تمہارے وجود سے اس کی عزت کو بٹہ لگ رہا ہے۔

اگر تمہارے اس دعوائے عشق و محبت اور ادعائے احترام و عظمت میں کوئی صداقت ہوتی‘ اور تم کو درحقیقت ان سے غلامی کا ادنیٰ سا تعلق ہوتا تو تمہاری دینی حالت ہرگز اس قدر تباہ نہ ہوتی‘ تم ان کی لائی ہوئی شریعت سے ایسے بیگانہ نہ ہوتے‘ تم نماز کے عادی ہوتے اور زکوٰۃ پر عمل‘ تقویٰ تمہارا شعار ہوتا اور اتباع سنت تمہارا طرہ امتیاز‘ تم حرام و حلال میں فرق کرتے‘ بلکہ مواقع شبہات سے بھی بچتے‘ تمہاری زندگی نمونہ ہوتی صحابہ کرام کا اور تمہارا ہر عمل مرقع ہوتا اسلام کا۔

پس جبکہ تمہارا یہ حال نہیں ہے اور تم اپنے دلوں سے پوچھو وہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ وہاں نہیں ہے تو پھر یقین کرو کہ ربیع الاول کے موقع پر تمہاری یہ عشق و محبت کی نمائش محض فریب نفس ہے‘ جس میں تم خود مبتلا ہوسکتے ہو........ یا تمہارے ظاہر میں دوست و احباب...... خداوند علیم و خبیر تمہارے اس فریب میں نہیں آسکتا‘ اور نہ اس کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کو تم ان خالی از حقیقت مظاہروں سے دھوکا دے سکتے ہو۔

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں' اور اللہ کی قسم محض تمہاری خیر خواہی کے لئے کہتا ہوں کہ تم اپنی ان رسمی مجلسوں کی آرائش سے پہلے' اپنے اجڑے ہوئے دل کی خبر لو' اور قندیلوں کے روشن کرنے کے بجائے اپنے قلوب کو نور ایمان سے منور کرنے کی فکر کرو........

تم اغیار کی تقلید میں نقلی پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو' مگر تمہاری حسنات کا جو گلشن اجڑ رہا ہے اس کی حفاظت اور شادابی کا کوئی انتظام نہیں کرتے' تم ربیع الاول کی برکتوں اور رحمتوں کا تصور کرکے مسرت کے ترانے گاتے ہو' لیکن اپنی اس بربادی پر ماتم نہیں کرتے کہ تمہارا خدا تم سے روٹھا ہوا ہے؟ اس نے تمہاری بداعمالیوں سے ناراض ہو کر اپنی دی ہوئی نعمتیں تم سے چھین لیں ہیں۔ تم آقا سے غلام' حاکم سے محکوم' غنی سے مفلس' زردار سے بے زر بلکہ بے گھر ہو چکے ہو' تمہارے ایمان کا چراغ ٹمٹما رہا ہے۔ اور تمہارے اعمال صالحہ کا پھول مرجھا رہا ہے اور غضب بالائے غضب یہ ہے کہ تم غافل ہو۔

پس کیا اس محرومی اور مغضوبی کی حالت میں بھی تم کو حق پہنچتا ہے کہ ربیع الاول میں آنے والے دین و دنیا کی نعمتیں لانے والے رحمتہ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد کی یادگار میں خوشیاں مناؤ۔ بقول علامہ ابوالکلام آزاد:

"کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بتائے؟"

کیا ایک مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ پہنچیں گی' اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی؟

ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی ہی خوشی ہے لیکن اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے۔"

پس اے غفلت شعاران ملت! تمہاری غفلت پر صد فغاں و حسرت اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا' اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عزت و حقیقت سے بے خبر ہو اور صرف زبانوں کے ترانوں اور در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد یادگاری کو گم کردو' تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ مبارک مہینہ امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے۔ خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان ہے' خلافت ارضی و وراثت الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے۔ پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کا تذکرہ و یاد کی لذت یہ اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تعمیل و اطاعت اور اسوہ حسنہ کی تاسی و پیروی کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا۔ **فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوالالباب○**

○

بقیہ: قادیانیوں کے غور و فکر کے لئے

حدیث سے اور قرآن و حدیث کی روایت کرنے والوں بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق رہا؟ یہ سب حضرات عقیدہ ختم نبوت کے حامل تھے اور تم کہتے ہو کہ ان کا یہ عقیدہ غلط ہے اگر کوئی مرزائی یوں کہے کہ دور حاضر کے مسلمانوں کو اس لئے کافر کہتے ہو کہ انہوں نے مرزائی نبوت کا انکار کردیا اور ان کے دعوائے نبوت سے پہلے جو حضرات تھے ان کے سامنے مرزا کا ظہور ہی نہیں ہوا تھا' اس کا جواب یہ ہے کہ اصل مسئلہ کا تعلق عقیدہ ختم نبوت سے ہے کسی شخص کے دعوائے نبوت کرنے یا نہ کرنے سے نہیں ہے۔ اگر مرزا نبوت کا دعویٰ کرتا تب بھی عقیدہ ختم نبوت کے منکر کافر ہی ہوتے۔

ایک بات اور سنو! عقیدہ سے تو اللہ تعالیٰ شانہ پر بھی اعتراض ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی بھیجنا تھا تو نے سورۃ الاحزاب کی آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خاتم النبیین کا اعلان کیوں فرمایا؟ اور پھر آپ کی انا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کا اعلان کیوں کروایا؟

ذرا ہوش کی دوا کرو یہ دنیا یہیں دھری رہ جائے گی اپنے بارے میں دوزخ میں جانا کیوں طے کیا ہے اور مسلمانوں کے دلوں سے کیوں ایمان کھرچتے ہو۔ اس جان کو دوزخ سے بچاؤ اور مرزا طاہر اور اس کے خاندان کو مالدار اور امیر جماعت باقی رکھنے کے لئے اس کی جماعت میں کیوں شریک ہو؟ خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "قیامت کے دن بدترین لوگوں میں وہ شخص بھی ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی وجہ سے برباد کردے۔"

قادیانی مبلغین سے واضح طور پر ہمارا کہنا ہے اور بطور خیر خواہی ہے کہ دل کی آنکھیں کھولیں اور اپنی موت کے بعد کی زندگی کی فکر کریں عذاب الیم اور عتاب شدید سے اپنی جان بچائیں قرآن کریم کی آیت "فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور" بار بار پڑھیں اور اس کا مطلب ذہن میں بٹھائیں۔

ڈاکٹر ریاض الرحمٰن

اپنی جان کو خطرہ میں ڈالے بغیر بھی رمی کی جاسکتی ہے

مستقبل کے عازمین حج کی رہنمائی کے لئے

ہر دوسرے تیسرے سال حج کے موقع پر منیٰ کے میدان میں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے عمل کے دوران سینکڑوں حاجی ہجوم میں پس کر یا بھگدڑ میں کچلے جانے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے معذور ہوجاتے ہیں۔ بد نظمی اور بھگدڑ کے نتیجہ میں حجاج کی المناک ہلاکت سے نہ صرف متعلقہ حجاج کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے بلکہ میزبان ملک کی حکومت اور ہلاک ہوجانے والے حجاج کے ملکوں کی حکومتیں بھی خاصی پریشانی میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ تمام حجاج میں بھی خوف اور دہشت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ رمی یعنی شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا عمل حج کا مناسک ہے اور ایک واجب عمل ہے۔ اس عمل میں دس ذوالحجہ سے لیکر بارہ ذوالحجہ تک مخصوص اوقات میں شیطانوں کی علامات یعنی جمرات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں (یہ لفظ جمرات ہے جمعرات نہیں) شیطان کے ستون کی علامت کو جمرہ کہا جاتا ہے اور تینوں شیطانوں کی علامات کو جمرات کہا جاتا ہے۔ کنکریاں مارنے کے عمل کو رمی جمرات کہا جاتا ہے۔ حج کا یہ عمل واجب ہے جبکہ خطرہ کے موقع پر جان بچانا فرض ہے۔ رمی کا عمل ادا ہونے سے رہ جائے تو دم دینے سے کفارہ ادا ہوجاتا ہے مگر رمی کے عمل کی خاطر جان چلی جائے تو کسی دم یا کفارے سے جان واپس نہیں آسکتی۔ زیادہ دور کی نہ سوچیں گزشتہ دس پندرہ برس کے دوران منیٰ میں ہونے والے حادثات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ بد نظمی بھگدڑ اور ہجوم کے دباؤ کے باعث ہی حجاج کی ہلاکت کا سانحہ پیش آتا ہے۔ کبھی خیموں میں آگ لگ جانے سے بھی بھگدڑ مچ جاتی ہے جو ایک الگ مسئلہ ہے اور سعودی حکومت فائر پروف خیموں کا بندوبست کر رہی ہے۔

اگر حجاج کے ہجوم بد نظمی کا مظاہرہ نہ کریں اپنے سے آگے جانے والوں پر خواہ مخواہ دباؤ نہ ڈالیں بھگدڑ نہ مچائیں تو اس قسم کے جان لیوا حادثات وقوع پذیر نہیں ہوتے۔ اگر بھیڑ بکریوں کے ریوڑ میں بھگدڑ مچ جائے یا بھیڑ کسی خوف کے باعث سرپٹ بھاگنے لگ جائے تو مشاہدہ کی بات ہے کہ بھیڑ اپنے سے آگے والی بھیڑ کو روند کر آگے نہیں بڑھتی اور نہ ہی کچل کر اگلی قطار کی بھیڑ کو ہلاک کرتی ہے۔ بڑی عجیب بات ہے کہ حضرت انسان جس میں بھیڑ سے کہیں زیادہ عقل اور سمجھ ہوتی ہے ہجوم میں اپنے ہی ہم جنسوں کو موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے اور اس کی رحمدلی اور تربیت کسی کام نہیں آتی۔ بھگدڑ مچا کر اپنے سے آگے والوں پر دباؤ ڈال کر کمزور انسانوں کے اوپر سے گزر جاتا ہے۔ یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ حج کے اجتماع میں صرف ایک ملک کے حجاج نہیں ہوتے بلکہ دنیا کے تمام ممالک سے فرزندان اسلام اجتماع میں شامل ہوتے ہیں اور یوں کسی کسی جگہ لاکھوں کا ہجوم بن جاتا ہے۔ دوسرے ملکوں سے حج پر جانے والے افراد کو مشورہ دینا ذرا مشکل بات ہے مگر اپنے ملک سے حج پر جانے والے حضرات کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے مفید مشورے ضرور دیئے جاسکتے ہیں تاکہ وہ اس نوع کے ہجوم میں خواہ مخواہ اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں اور حج کے ارکان بخیر و خوبی ادا کرکے خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس جائیں۔

منیٰ میں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا عمل تین دنوں پر محیط ہوتا ہے۔ شیطانوں کی علامات یعنی ستون تین مقامات پر ایک ہی سیدھ میں ایک دوسرے سے تقریباً ڈیڑھ سو یا دو سو گز کے فاصلے پر بڑے بڑے دائرہ کے اندر بنے ہوئے ہیں۔ یہ ستون پہلے زمین پر تھے اب رش کی وجہ سے زمین کے علاوہ ایک بہت طویل و عریض چھت (جس کو پل کہا جاتا ہے) پر بھی بنا دیئے گئے ہیں۔ ان دائروں کے اندر سات سات کنکریاں ایک ایک کرکے پھینکی جاتی ہیں یا ستون کو ماری جاتی ہیں۔ اس عمل کو رمی کہا جاتا ہے۔ ان تینوں ستونوں کو شیطان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ ان تینوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ منیٰ کی طرف سے مکہ کی جانب پل کے اوپر یا نیچے چلیں تو مسجد خیف کو اپنی بائیں جانب رکھتے ہوئے دائرہ کے اندر جو پہلا ستون آتا ہے اسے چھوٹا شیطان یا جمرہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔

۲۔ پھر آگے کی جانب ڈیڑھ یا دو سو گز کے فاصلہ پر دائرہ میں جو ستون ہے اسے درمیانہ شیطان یا جمرہ وسطیٰ کہا جاتا ہے۔

۳۔ مزید ڈیڑھ دو سو گز آگے دائرہ میں جو ستون آتا ہے' اسے بڑا شیطان یا جمرہ عقبہ کہا جاتا ہے۔

اس جمرہ کے فرلانگ بھر کے فاصلہ کے بعد مکہ کی حد شروع ہوجاتی ہے اور منیٰ کا علاقہ ختم

ہوجاتا ہے۔ دس ذوالحجہ کو صبح مزدلفہ سے واپس آکر صرف ایک شیطان جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان (بزرگ شیطان) کو ایک ایک کرکے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں اور لبیک کی تکرار بند کردی جاتی ہے۔ دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب سے لیکر شروع زوال تک کنکریاں مارنے کا وقت مسنون ہے۔ اور زوال سے لیکر سورج غروب ہونے تک کا وقت مباح ہے یعنی اس دوران بھی کنکریاں مارنا جائز ہے غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق شروع ہونے تک کا وقت مکروہ ہے۔ جس کو مسنون اور مباح وقت کے درمیان کنکریاں مارنے کا موقع نہ ملے وہ مکروہ وقت کے دوران آکر کنکریاں مار سکتا ہے۔ عمل پورا ہوجائے گا اور دم بھی نہیں پڑے گا۔ مکروہ وقت میں رمی کرنے سے صرف ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

دوسرے دن یعنی گیارہ ذوالحجہ کو زوال کے وقت یعنی نماز ظہر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کے دوران کسی وقت بھی تینوں شیطانوں کو ترتیب وار سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے چھوٹے شیطان جمرہ اولیٰ کو ایک ایک کرکے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر سات کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ہٹ کر ہجوم سے علیحدہ ہوکر دعا مانگی جاتی ہیں۔ اس کے بعد درمیانے شیطان (جمرہ وسطیٰ) کے پاس جاکر ایک ایک کرکے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر کنکریاں مارنے کے بعد ہجوم سے ایک طرف ہٹ کر دعا مانگی جاتی ہے۔ پھر بڑے شیطان (جمرہ عقبہ بزرگ شیطان) کے پاس جاکر ایک ایک کرکے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہیں مانگی جاتی۔ تیسرے دن یعنی بارہ ذوالحجہ کو اسی طرح نماز ظہر یعنی زوال کے بعد سے مغرب کے وقت تینوں شیطانوں کو ترتیب وار (دوسرے دن کی طرح) کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جو حجاج مکہ سے پیدل منیٰ آتے تھے وہ بڑے شیطان کو بارہ ذوالحجہ کی رمی کے بعد پیدل مکہ مکرمہ روانہ ہوجاتے ہیں بڑے شیطان سے فرلانگ بھر آگے سے مکہ کی حد شروع ہوجاتی ہے۔ تقریباً" ڈیڑھ دو کلو میٹر کے بعد سرنگ آجاتی ہے' سرنگ عبور کرتے ہی مکہ کا شہر شروع ہوجاتا ہے۔ جو حاجی مکہ سے منیٰ ٹرانسپورٹ پر آتے تھے وہ بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد اپنے کیمپ میں واپس جاکر بسوں پر سوار ہوجاتے ہیں یہ بسیں تین چار گھنٹہ کے بعد حجاج کو اپنی رہائش گاہ پر پہنچادیتی ہیں۔ مغرب ہونے سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جانا چاہئے' مغرب کے بعد منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے اگر رات منیٰ میں گزاری تو اگلے دن تیرہ ذوالحجہ کو اسی ترتیب سے تینوں شیطانوں کو کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ جانا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ ذوالحجہ کو بھی تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری تھیں۔

دوسرے اور تیسرے دن یعنی گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا مسنون وقت زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے' غروب آفتاب کے بعد سے لے کر طلوع فجر سے پہلے تک کے وقت میں بھی کراہت سے کنکریاں ماری جاسکتی ہیں۔ کوئی دم یا کفارہ واجب نہ ہوگا' ضعیف افراد' بیمار اور خواتین اس وقت میں بلاکراہت کنکریاں مار سکتی ہیں' اگر کوئی عذر کی بنا پر اس وقت میں آکر تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارلے تو اس کے لئے یہ وقت مکروہ نہ ہوگا۔ اگر کوئی تینوں ایام یعنی دس' گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی رمی مسنون' مباح اور مکروہ اوقات میں بھی نہ کرسکے تو وہ چوتھے روز یعنی تیرہ ذوالحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے ان ایام کی رمی کی قضا اور جزا (یعنی دم) ادا کرسکتا ہے۔ تیرہ ذوالحجہ غروب آفتاب کے بعد قضا کا وقت ختم ہوجائے گا اور صرف دم واجب ہوگا۔

اس مضمون کے ذریعے مستقبل کے عازمین حج کو بتانا مقصود ہے کہ رمی کے لئے لاکھوں افراد کے ہجوم میں شامل ہوکر اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے اور زخمی ہونے کے بجائے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تینوں ایام کی رمی مسنون اور افضل وقت کی بجائے مباح اور مکروہ وقت میں بھی کرکے حج کے اس واجب عمل کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔ حجاج کو اگر رمی کے بیان کردہ مسائل کا پورا پورا علم ہوتا اور وہ زوال کے فوراً" بعد رمی کے لئے نہ امنڈ آتے بلکہ عصر اور مغرب تک کے وقت میں رمی کے لئے نکلتے تو حالیہ بھگدڑ اور ہلاکتوں کا حادثہ ہرگز وقوع پذیر نہ ہوتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسنون اوقات میں کی گئی رمی افضل شمار ہوتی ہے اور مباح اوقات میں بھی رمی جائز ہوتی ہے بلکہ مکروہ اوقات میں بھی کم ثواب کے ساتھ رمی ہوجاتی ہے۔ رمی کا اول وقت شروع ہوتے ہی اگر لاکھوں افراد یک بیک نکل کھڑے ہوں تو بدنظمی بھگدڑ ا اور بے قابو ہجوم کے دباؤ کے باعث مہلک حادثات پیش آسکتے ہیں۔ اگر رمی کے لئے بھگدڑ اور بے قابو ہجوم کے دباؤ کے باعث مہلک حادثات پیش آسکتے ہیں۔ اگر رمی کے لئے درمیانی اور آخری اوقات کو بھی ذہن میں رکھ لیا جائے تو کم ہجوم کے باعث حادثات کے امکانات ختم ہوجائیں گے۔

رمی یعنی شیطانوں پر کنکریاں مارنے کے مفصل احکامات اور مسائل عمدۃ الفقہ جلد چہارم کتاب الحج کے صفحہ ۲۳۲ تا ۲۴۶ اور صفحہ ۴۴۸ تا ۴۴۹' زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک صفحہ ۱۸۲ تا ۱۹۰ اور صفحہ ۲۰۹ تا ۲۲۱ اور معلم الحجاج صفحہ ۱۶۸ تا ۱۷۱ اور صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۷ پر درج ہیں۔ راقم نے رمی کے اوقات اور مسائل کا

باقی صفحہ ۱۸ پر

مطیع الرحمٰن عوف ندوی

روس کی مشہور ادیبہ کا قبولِ اسلام

"والیریا بورو جونا" نامی عالمی شہرت یافتہ روسی ادیبہ نے حال ہی میں مذہب اسلام قبول کیا ہے' ان کا کہنا ہے کہ اپنے خاندان میں وہ سب سے پہلی خاتون ہیں جنھوں نے مذہب اسلام قبول کیا' ان کے خاندان کا شمار قیصر کے پوتوں میں کیا جاتا ہے جن کی روس میں کیمونزم سے قبل حکمرانی رہی ہے' وہ کہتی ہیں کہ ہمارے دوست ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم نے اسلام کو کیسے اپنایا جب کہ تمہارے آباؤ اجداد قیصر تھے۔

ہفت روزہ عربی اخباری "الدعوۃ" نے محترمہ والیریا کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع کیا ہے اس کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے قبول اسلام کے سلسلہ میں بتایا کہ تعلیم کے دوران میں عرب طلباء سے ملتی تھی اور مختلف مذاہب کے سلسلہ میں ان سے گفتگو کرتی تھی اور خدا کے سلسلہ میں کیمونسٹوں کے موقف کی میں تردید و تنکیر کرتی تھی لیکن اس وقت میرا ایمان نہ تو یہود کے خدا پر تھا نہ عیسائیوں اور نہ مسلمانوں کے خدا پر' اور میں ان تمام مذاہب کو برا سمجھتی تھی' اور انہیں کو لوگوں کے درمیان اختلافات اور کشاکش کا ذریعہ سمجھتی تھی' اور مسلمانوں کے بارے میں میرا خیال تھا کہ وہ پسماندہ اور جاہل قوم ہے اور اسلام کو میں ظالمانہ اور جابرانہ مذہب تصور کرتی تھی' لیکن عرب طلباء سے گفتگو کے بعد رفتہ رفتہ میں ان کی باتوں سے متاثر ہونے لگی' اور میں قرآن مجید کا مطالعہ کرنے لگی' اور انجیل' توریت اور کیمونزم کے مبادی سے اس کا موازنہ اور تقابل کرنے لگی' میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے' چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا اور الحمدللہ ایک مسلمان سے شادی بھی کرلی۔

نام کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت کا مطالعہ کیا تو ان کے اندر والدین سے محبت اور شوہر کے ساتھ حد درجہ خلوص دیکھا جس کے نتیجہ میں' میں نے ان کے نام پر اپنا نام فاطمہ منتخب کیا' اور میں تمام چیزوں میں ان کی اقتداء کی کوشش کرتی ہوں' روس میں اسلام کے مستقبل کے سلسلہ میں بتایا کہ میں نے ملک کے اکثر حصوں میں اسلام کے تعارف کے سلسلہ میں خطبات اور لیکچرز دیئے ہیں اور میں یہ کہتی ہوں کہ روس کی سرزمین اسلام کے لئے بہت ہی سازگار ہے اس لئے کہ روس نے کیمونزم کا تجربہ کیا اور ناکام رہا' اور اب وہ سرمایہ داری کا تجربہ کررہے ہیں اور اسمیں انہیں اپنے مسائل کا حل نہیں نظر آرہا ہے۔ اب روس کے آگے اسلام کے علاوہ کوئی چارہ نہیں' وہ جلد ہی اسلام کو قبول کریں گے' اور ممکن ہے کہ روس اکیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں اسلامی سلطنت ہوجائے۔

روس میں اسلام سے متعلق' تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ وہاں ایک لاکھ پچاس ہزار کی روسی آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ۲۲ سے ۲۰ لاکھ افراد پر مشتمل ہے' رپورٹوں سے پتہ چلا ہے کہ ۲۰۲۵ء میں ہر تین افراد پر ایک مسلمان ہوگا' اس طرح مسلمانوں کی تعداد روس کی تہائی ہوجائے گی' اس وقت روس میں مسلمان عموماً" نوجوان ہیں' اور روس کے ضعیف لوگ بیس سال میں مرجائیں گے' جب کہ مسلمان نوجوان اسلام پر کاربند ہیں اور وہ شراب اور منشیات سے بچتے ہیں' آپس میں غلط تعلقات نہیں ہیں جبکہ روسیوں کے درمیان زنا' شراب نوشی' والدین کی نافرمانی کے علاوہ قتل و غارت' لوٹ مار اور مافیا عام ہیں' اس سے روس میں اسلام کا مستقبل روشن نظر آتا ہے۔

الدعوۃ میں کیے گئے اس انٹرویو میں محترمہ فاطمہ سے مزید بعض سوالات کئے گئے جن کا انہوں نے تفصیل سے جواب دیا' اور روس میں دعوت اسلام کی اشاعت میں رکاوٹوں کا بھی ذکر کیا نیز ان کو دور کرنے کی تدابیر کی بھی نشاندہی کی۔

(تعمیر حیات لکھنؤ)

O

بقیہ: رمی

خلاصہ عام فہم الفاظ میں بیان کردیا ہے تاکہ مستقبل کے عازمین حج کی رہنمائی ہوسکے۔ میرے پاس مناسک حج کی تربیت کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان کو دیگر ضروری معلومات کے علاوہ رمی کے مسنون' مباح اور مکروہ اوقات کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا جاتا ہے۔

اخبار ختم نبوت

توہین رسالت کے قانون کو ختم کرانا ملک کو لاقانونیت کی طرف دھکیلنے کی سازش کا حصہ ہے

عیسائی اقلیت اپنے بیرونی آقاؤں کی شہہ پر ملک میں افراتفری کو ہوا دینا چاہتی ہے

ملکی استحکام کے لئے ضروری ہے کہ قوانین پر بحث کے بجائے صرف ان کے صحیح اطلاق پر نظر کی جائے

بعض قوتیں پاکستان میں فساد بین المذاہب کی صورتحال پیدا کر رہی ہیں

مفتی رفیع عثمانی، مولانا یوسف لدھیانوی، جسٹس تقی عثمانی، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا سلیم اللہ خان کا رد عمل

کراچی (پ ر) کراچی میں بشپ جان جوزف کے حوالے سے منعقدہ سیمینار اور لاہور میں آل منارٹی پارٹیز کانفرنس میں توہین رسالت کے قانون اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کے مطالبہ پر سنجیدہ اور مذہبی حلقوں کی طرف سے شدید رد عمل سامنے آیا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان صدر دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانی نے اس مطالبے کو بلاجواز' غیر منطقی' غیر سنجیدہ اور جذباتی قرار دیتے ہوئے کہا کہ قوانین جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے بنائے جاتے ہیں اور ان کو ختم کرانے کا مطالبہ جوش و جذبات پر مبنی ہوتا ہے۔ پاکستان اس وقت جس صورتحال سے گزر رہا ہے اور ملک کو جس طرح لاقانونیت کی طرف دھکیلا جارہا ہے توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ بظاہر اسی سازش کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے تاکہ ملک کی اکثریتی مسلم آبادی کو ایک معمولی عیسائی اقلیت کے ساتھ متصادم کرادیا جائے اور عالمی سطح پر پاکستان کے امیج کو انسانی حقوق کے حوالے سے بگاڑ کر پیش کیا جائے اور فرقہ واریت' دہشت گردی کے بعد اب مختلف مذاہب کے درمیان فساد کا راستہ کھول دیا جائے۔ ممتاز اسکالر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اس مطالبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی قوانین کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا شدید ترین جرم ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانیت کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین دراصل پوری انسانیت اور تمام مذاہب کی توہین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو ہر مذہب میں مقدس شخصیت تسلیم کیا جاتا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی نے اپنے رد عمل میں کہا کہ مختلف مذاہب کی مقدس شخصیات کی اہانت کرنے پر تعزیری قوانین تو ایک عرصہ سے دنیا میں نافذ ہیں' خصوصاً" برطانیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے توہین رسالت کا قانون ۱۸۶۰ء سے نافذ العمل ہے لیکن وہاں آج تک مسلمان اقلیت نے اسے "مسلمانوں کی گردنوں پر لٹکتی تلوار" قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اصول یہ ہے کہ اگر کسی فرد کو کسی قانون پر اعتراض ہے تو وہ عدالت میں اس قانون کو چیلنج کرے اور جو فیصلہ عدالت دے اسے قبول کرے۔ حیرت اور افسوس کا مقام ہے آج تک مختلف تنظیموں اور افراد نے اس قانون کے خلاف زبانی احتجاجات' اخباری بیانات' جلسے' جلوس کے ذریعہ امن و امان کا مسئلہ تو ضرور پیدا کیا ہے لیکن اس قانون کو عدالت میں چیلنج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی ہے حالانکہ احتجاج کرنے والوں میں معروف وکلاء بھی شامل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جس کی وجہ سے مسلمان قانون کو اپنے ہاتھ میں

لینے کے بجائے عدالت کے ذریعہ جرم ثابت ہونے پر ملزم کو سزا دلوانے پر عملدرآمد کرتے ہیں اور وہ اس قانون کے پابند ہیں بصورت دیگر اگر یہ قانون نہ رہا تو مسلمان آزاد ہو جائیں گے اور پھر ان کے کسی اقدام کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی نے اس مطالبہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مطالبہ کرنے والوں سے اس قانون کی روح کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ قانون کسی جرم کے سدباب کے لئے بنایا جاتا ہے۔ اگر عیسائیوں کے اس مطالبہ کو مان لیا جائے کہ یہ قانون ان کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے تو کل کچھ ایسے افراد بھی اٹھ کھڑے ہوں گے جو کہیں گے کہ قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا کا قانون بشمول ایک اونچے درجہ کے سیاستدان کے اب تک بے شمار افراد کے خلاف استعمال ہوا ہے لہٰذا اس کو بھی ختم کر دیا جانا چاہئے' لیکن یہ دلیل کہ یہ قانون کسی طبقے کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے یا استعمال ہوتا ہے قابل قبول نہیں۔ توہین رسالت کا قانون مسلمان' عیسائی' قادیانی' ہندو' سکھ سمیت ہر طبقہ پر نافذالعمل ہے اور اگر کوئی مسلمان بھی بفرض محال اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے سزا دی جائے گی جس طرح کہ عہد رسالت میں فتح مکہ کے موقع پر توہین رسالت کے گھناؤنے جرم میں ملوث بعض افراد کو جو پہلے مسلمان تھے اور اس وقت بیت اللہ کا غلاف پکڑے ہوئے انہیں وہاں سے ہٹا کر مقام ابراہیم اور زمزم کے کنویں کے درمیان اس جرم میں سزائے موت دی گئی۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ بعض قوتیں پاکستان میں انتشار کی فضا پیدا کرنے کے لئے مسلمانوں اور عیسائی اقلیت کے درمیان اختلافات کی خلیج بڑھا رہی ہیں تاکہ ملک پر کسی بیرونی جارحیت کی صورت میں پاکستان اندرونی خلفشار کی وجہ سے اپنے مضبوط دفاع کے قابل نہ رہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عیسائی زعماء اپنی قوم کو یہ سمجھائیں کہ فرد جس ملک میں رہتا ہے وہ اس ملک کے قانون کے تابع ہوتا ہے اور خصوصاً" جب کہ پاکستان میں عیسائیوں کو تمام آئین اور مذہبی حقوق حاصل ہیں اس وقت انہیں ایسے مطالبہ سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے مسلمان عیسائیوں کے وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے تقدس کے خلاف ایک خطرہ تصور کرنے لگیں اور بیرونی عیسائی دنیا کے بھارت کے مقابلہ میں پاکستان سے امتیازی سلوک کو پاکستان کی عیسائی اقلیت کے اس واویلا کا شاخسانہ قرار دینے لگیں۔ دینی مدارس کی متحدہ تنظیم وفاق المدارس کے صدر اور جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا سلیم اللہ خان نے اپنے رد عمل میں کہا کہ اسلام کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ مطالبات ایک تسلسل کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ ان کو آڑ بنا کر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے "جرم عظیم" کی مرتکب عالم اسلام کی واحد اسلامی ایٹمی قوت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جا سکے اور اس اندرونی خلفشار کی آڑ میں پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کر کے بھارتی دہشت گردوں کے ذریعہ اس ملک کو توڑنے کی پالیسی پر عملدرآمد ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان اور اسلام کے دشمنوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر ان مطالبات کا تسلسل جاری رہا تو اس کا آخری نتیجہ مسلمانوں کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے تقدس کے عدم تحفظ کے جذبہ کی پیدائش کی صورت میں نکلے گا جس کے نتیجہ میں ہر مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا۔ حکومت کو چاہئے کہ ان مطالبات کو پیش کرنے والے افراد اور عیسائی اقلیت کو اس بات کا پابند کرے کہ چونکہ یہ قانون قطعاً" ان کے خلاف نہیں ہے اس لئے وہ فوری طور پر اس بے بنیاد مطالبے سے دستبردار ہو کر مسلمانوں کے شانہ بشانہ وطن عزیز کی ترقی میں حصہ لیں اور ملک کو خلفشار سے بچائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ایٹمی دھماکہ کے سلسلہ میں یوم تشکر منایا

دھماکہ سے پوری دنیا کے مسلمان کھلکھلا اٹھے ہیں' جبکہ ربوہ میں سوگ کی کیفیت طاری ہے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا منور حسین صدیقی' مولانا قاری محمد زبیر' مولانا محمد احمد مجاہد' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مختلف مساجد میں پاکستان کے ایٹمی دھماکہ کے سلسلہ میں یوم تشکر منایا۔

تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے خطبات جمعہ میں کہا کہ پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر کے انڈیا سمیت عالم کفر کے منہ پر تھپڑ رسید کیا ہے۔ یہ بم انشاء اللہ العزیز عالم اسلام کے دفاع کا بہترین ذریعہ ثابت ہو گا۔

تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے ایک قومی اخبار میں ربوہ کے حوالہ سے شائع ہونے والی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے ایٹمی دھماکہ سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے چہرے کھلکھلا اٹھے جبکہ ربوہ میں سوگ کی کیفیت طاری تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کی ہمدردیاں اسلامیان پاکستان کے ساتھ نہیں' بلکہ امریکہ' انڈیا اور اسرائیل سامراج کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے قادیانی لابی کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا بھی مطالبہ کیا۔

توہین رسالت کے قانون کے خلاف عیسائیوں کا احتجاج آئین کے خلاف ہے

مسلمان ملک میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جاسکتی

۲۹۵-سی‘ ۲۹۵-بی کسی مذہب کے خلاف نہیں ہے بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت کے تحفظ کے لئے ہے

توہین رسالت کے قانون میں ترمیم سے مختلف مذاہب کے درمیان خانہ جنگی کا خدشہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد‘ مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ مولانا فضل الرحمٰن‘ مولانا سمیع الحق کے بیانات

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد‘ مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن‘ حافظ حسین احمد‘ مولانا عبدالغفور حیدری‘ مولانا محمد اجمل خان‘ مولانا محمد خان شیرانی‘ مولانا محمد عبداللہ‘ جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا سمیع الحق‘ سپاہ صحابہؓ کے مولانا محمد اعظم طارق‘ پاکستان شریعت کونسل کے مولانا فداء الرحمٰن درخواستی‘ مولانا زاہد الراشدی‘ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم‘ مجلس علمائے اسلام کے سربراہ شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر‘ مولانا عطاء المہیمن‘ خطیب شاہی مسجد مولانا عبدالقادر آزاد‘ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں غیر مسلم اقلیتی فرقوں کی جانب توہین رسالت کے قانون ۲۹۵-سی‘ ۲۹۵-بی کے خلاف احتجاجی مہم کی مذمت کرتے ہوئے ان مذاہب والوں پر واضح کیا ہے کہ توہین رسالت کے قانون یا مندرجہ بالا اسلامی دفعات کسی مذہب کے خلاف نہیں ہے بلکہ ان اسلامی دفعات کا مقصد انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا تحفظ ہے اور ان قوانین کی وجہ سے مختلف مذاہب کے درمیان خانہ جنگی اور فساد نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں انبیاء کرام کی توہین کی اجازت نہیں دی جاتی‘ عیسائیوں یا اقلیتوں کو ان قوانین کا اپنے خلاف سمجھنا یا امتیازی قرار دینا کسی طور پر درست نہیں۔ جب یورپ اور امریکہ میں بھی ان قوانین کی موجودگی کے باوجود کسی عیسائی‘ مسلمان یا کسی اور مذہب والے کو کوئی خطرہ نہیں تو پاکستان میں بھی ان قوانین کی موجودگی سے کسی کو خطرات محسوس نہیں کرنے چاہئیں۔ ان قوانین کے خلاف احتجاج ہونے کے باوجود غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے پیروکاروں کو یہ نصیحت کرنی چاہئے کہ اگر قادیانیوں یا وطن دشمنوں کے پروپیگنڈہ اور اثر سے ان قوانین کو ختم کردیا گیا تو مسلمان قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے‘ جس سے غازی علم الدین‘ غازی عبدالقیوم جیسے واقعات کا اعادہ ہوگا اور ملک میں غیر مسلم اقلیتوں اور مسلمانوں کے درمیان ہر وقت تصادم کی کیفیت ہوگی۔ ان علمائے کرام نے کہا کہ پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ان کا ان قوانین پر احتجاج کرنا آئین کے خلاف اور ملک سے غداری کے مترادف ہے۔ اراکین اسمبلی نے اسمبلیوں سے استعفیٰ کی بات کرکے حکومت کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے۔ علمائے کرام واضح کردینا چاہتے ہیں کہ مسلمان‘ حکومت کو بھی ان قوانین میں تبدیلی یا اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کی اجازت نہیں دیں گے اور ایسی حکومت اقتدار پر قائم نہیں رہ سکے گی جو ان قوانین کی ترمیم کے بارے میں سوچے‘ علمائے کرام نے تمام غیر مسلم اقلیتی لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ توہین رسالت کے قانون کے خلاف احتجاج کا سلسلہ بند کردیں ورنہ مسلمان مجبور ہوکر رد عمل کے طور پر احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے جس کی تمام تر ذمہ داری غیر مسلم اقلیتی لیڈروں پر ہوگی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

اسلام آباد (قاضی احسان احمد) سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد خلفائے راشدین کراچی کمپنی ۲-۹-جی میں ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ۴ جون ۱۹۹۸ء بروز جمعرات بعد از نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مرکزی قائدین کے علاوہ مقامی علمائے کرام نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی زیر صدارت ہوئی۔ حضرت نے محض اس عظیم مسئلہ کی خاطر باوجود ضعف ہونے کے کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت حضرت مولانا قاری محمد زرین صاحب نے حاصل کی۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اسلام آباد کی عظیم

دینی درس گاہ حضرت مولانا ظہیر احمد علوی صاحب کے مدرسہ جامعہ محمودیہ کے طالب علم جناب محترم خالد محمود صاحب نے ہدیہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا اور مجمع کو خوب گرمایا۔ نعت شریف کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز خطیب بے مثل' آزاد کشمیر کے روح رواں حضرت مولانا مفتی خلیل الرحمٰن سے کیا گیا جنہوں نے اپنے نہایت ادیبانہ مفکرانہ اور خطیبانہ انداز میں ختم نبوت کو بیان کیا اور عوام الناس پر زور دیا کہ یہاں سے اٹھنے کے بعد ہر آدمی ختم نبوت کا محافظ' ختم نبوت کا سپاہی اور ختم نبوت کا چلتا پھرتا مبلغ ہونا چاہئے۔ اس کے بعد بقیۃ السلف خطیب اسلام آباد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد اسٹیج پر تشریف لائے اور مختصر وقت میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ہم میں سے ہر آدمی کو اس پروگرام میں شرکت کرنی چاہئے خواہ تقریر کا موقع ملے یا نہ ملے یہاں آجانا ہی فائدہ سے خالی نہیں ہے جو یہاں اس مبارک مجلس میں آگیا وہ نواز دیا گیا۔

مرکزی قائدین کے خطاب سے قبل حرکۃ الجہاد الاسلامی اسلام آباد کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا حسین احمد ذیشانی نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے صاحبزادہ خطیب بے بدل' واعظ خوش بیان حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے مفصل خطاب کیا اور اپنی خداداد صلاحیت کو منظر عام پر لاتے ہوئے نہایت جامعیت اور عالمانہ انداز سے لوگوں کو اپنے خطاب سے محظوظ فرمایا مولانا نے مختلف انداز اور مختلف پہلوؤں سے مسئلہ ختم نبوت کو قرآن و احادیث کی روشنی میں واضح کیا۔ مولانا کی تقریر کے بعد حرکۃ المجاہدین کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم صاحب نے خطاب کیا اور مخصوص جہادی انداز میں لوگوں کے جذبات کو خوب گرمایا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ مولانا کی تقریر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم اسٹیج پر تشریف لائے اور اپنے مخصوص انداز سے خطبہ پڑھا اور خطبہ کے بعد اپنے مخصوص انداز تکلم کے مطابق اپنی تقریر کا آغاز کیا اور جو لوگ غفلت اور لاپرواہی سے بیٹھے تھے ان کو جگایا اور پھر مولانا نے مرزائیت اور قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرنا شروع کیا اور تقریباً" پون گھنٹہ تک یہ پوسٹ مارٹم جاری رہا اور اس دوران حضرت مولانا نے حکومت کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی اور قانون توہین رسالت پر روشنی ڈالی اور حکومت سے کہا کہ ہر چیز کے بارے میں نرم گوشہ اختیار کیا جاسکتا ہے مگر ناموس رسالتؐ کے بارے میں کسی نرمی کی کوئی گنجائش نہیں' مولانا نے کہا کہ اگر تم نے رنجیت سنگھ کا کردار ادا کیا اور اپنے آپ کو رنجیت سنگھ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی تو ہم تم کو رنجیت سنگھ بننے سے نہیں روکیں گے' بلکہ پھر ہم غازی علم الدین" کا کردار ادا کریں گے اور پھر ہم میں سے ہر ایک غازی علم الدین" ثابت ہو گا' مولانا نے مزید کہا کہ آئے دن تم قانون توہین رسالت میں ترمیم کرنے کا سوچتے ہو تم پر کسی کا دباؤ ہو کسی کا زور ہو' ہم اس کو قطعاً" تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہر وہ طاقت جو قانون کی طرف بڑھے گی ختم کردی جائے گی۔ ہر وہ ہاتھ جو اس قانون کی طرف بڑھے گا کاٹ دیا جائے گا ہر وہ زبان جو قانون کی عصمت پر لب کشائی کرے گی نکال باہر کردی جائے گی بہرکیف اتنی بات یاد رکھ لو اگر اس قانون میں ترمیم کا تم نے سوچا تو تمہارا انجام بہت خطرناک ہو گا۔ کانفرنس کے اختتام پر حضرت امیر مرکزیہ نے دعائے خیر کروائی اور اس کے ساتھ ہی اس عظیم سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اختتام ہوا۔ کانفرنس کی تیاریوں میں شب و روز مصروف عمل رہنے والوں میں جناب آغا نفیس الدین آزاد' جناب مولانا جہانگیر' جناب علامہ اورنگزیب اعوان' ملک نوید صاحب اور راقم نے حصہ لیا مولانا نور محمد آصف بھی ہمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا خدا بخش صاحب کا دورہ اسلام آباد

اسلام آباد (قاضی احسان احمد صاحب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر ۲۹ مئی ۱۹۹۸ء بمطابق ۲ صفر ۱۴۱۹ھ بروز جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے دفتر میں تشریف لائے جہاں پر حضرت مولانا قاری نور محمد آصف اور جناب آغا نفیس الدین آزاد صاحب اور راقم نے مولانا کا بھرپور استقبال کیا۔ مولانا خدا بخش صاحب کا قیام تقریباً" ایک ہفتہ تک رہا اور انہوں نے اسلام آباد کی مساجد میں درس دیئے اور لوگوں کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا اور لوگوں کو اس حساس مسئلہ کے متعلق بیدار کیا' مولانا نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کے ایمان کی اساس ہے اس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مولانا نے جمعۃ المبارک جامع مسجد مغیرہ بن شعبہ میں حضرت مولانا تاج الدین مدنی کے ہاں پڑھائی اور بھرپور انداز میں مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو بیان کیا اور جماعتی کارکردگی کو منظر عام پر لائے۔ حضرت مولانا تاج الدین مدنی نے باوجود عالم اور جید

خطیب ہونے کے حضرت مولانا خدا بخش کی تقریر کو خوب پسند کیا اور نہایت مسرت کا اظہار فرمایا۔ اگلے روز مولانا نے مقامی حضرات سے ملاقاتیں کیں اور بروز ہفتہ بعداز نماز مغرب جامع مسجد تقویۃ الایمان میں حضرت مولانا ممتاز الحق صدیقی کے ہاں درس دیا' جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور مولانا نے اپنے درس کے دوران مسئلہ ختم نبوت کو چند منٹوں میں نہایت اختصار کے ساتھ بہت جامع انداز میں پیش کیا اور سامعین نے بہت دل جمعی اور اطمینان خاطر سے مولانا کے درس کو سنا۔ بروز اتوار مولانا نے جامع مسجد حنفیہ میں مغرب کی نماز کے بعد درس قرآن مجید ارشاد فرمایا جس میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد شریک ہوئی اور مولانا کے انداز تکلم اور گفتگو سے خوب متاثر ہوئے اور جماعتی کام کی اہمیت اور افادیت کو اپنے ذہن میں جگہ دی' اگلے روز حضرت مولانا خدابخش صاحب جامع مسجد عبداللہ بن مسعود کراچی کمپنی میں مولانا عبدالستار صاحب کے ہاں درس دیا اور نہایت اچھے ادیبانہ مفکرانہ انداز سے اپنے موقف کو عوام کے سامنے پیش کیا اور خوب داد وصول کی اور مولانا نے بہت عمدہ انداز سے جماعتی کارکردگی اور اس عظیم مشن کو لوگوں کے سامنے پیش کیا اور لوگوں کو مزید دلچسپی لینے اور کام کو مزید بڑھانے کی اپیل کی۔ اگلے روز منگل کے دن مقامی حضرات سے ملاقات اور پھر نماز مغرب کے بعد جامع مسجد دارالسلام میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب کے ہاں ایمان افروز خطاب کیا اور تقریباً" یہ درس آدھ گھنٹہ تک جاری رہا اس درس کے دوران حضرت مولانا نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و افادیت کے ساتھ ساتھ ایک اہم عنوان ظہور مہدی پر بھی سیر حاصل گفتگو کی اور لوگوں کو اصل امام مہدی کے متعلق بتایا اور حقائق سے آگاہ کیا۔ آخری دن یعنی بدھ کے روز مقامی حضرات سے ملاقاتیں کیں اور شام کو بعداز نماز مغرب جامع مسجد طور میں درس دیا اور اپنے مخصوص انداز سے لوگوں کے قلوب کو خوب گرمایا۔ اس سے اگلے روز مولانا نے دفتر اسلام آباد کو خیر آباد کہا اور مولانا کو رخصت اور الوداع کرنے والوں میں علامہ اورنگزیب اور آغا نفیس اور راقم شامل تھے مولانا کا دورہ اسلام آباد نہایت مفید اور کار آمد ثابت ہوا۔ اللہ کریم تمام حضرات کی سعی کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

لاہور کے اسکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں کے ذریعہ توہین رسالتؐ

رپورٹ (محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) مشہور جرنیل جناب اختر عبدالرحمٰن کے صاحبزادے اور زاہد اکبر علی سابق چیئرمین واپڈا کے داماد ہارون اختر کی اہلیہ نے ڈیفنس سوسائٹیز لاہور کے علاقہ میں جدید طرز کا اسکول قائم کیا ہے' جس میں کورسز کی کتابیں یورپین ممالک سے منگوائی جاتی ہیں۔ امریکہ سے آنے والی ایک کتاب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت جبریل علیہ السلام کی خیالی تصاویر دکھلائی گئی ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی لاتے دکھلایا گیا ہے اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہجرت کے سفر میں دکھلایا گیا ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے الفاظ نہیں لکھے گئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر نہیں ہو رہا بلکہ کسی عام آدمی کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب کا جب ڈیفنس کے علاقہ کے رہائشی مسلمانوں کو پتہ چلا تو اس پر صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اسکول انتظامیہ نے دس بارہ کتابیں لاکر جلادیں اور معافی مانگ کر تاثر یہ دیا کہ یہ سب نادانستہ طور پر ہو رہا ہے' اسکول کے اسٹاف میں انگریز بھی شامل ہیں تقریباً" آٹھ ہزار روپے ماہانہ فیس دے کر معصوم بچوں کو اسلام' پیغمبر اسلام سے دور کیا جارہا ہے اور ان کی اہمیت کم کی جارہی ہے اور ستم بالائے ستم کہ یہ سب کچھ وزیر اعظم پاکستان' صدر مملکت پاکستان' وزیر اعلیٰ پنجاب کے شہر میں ہو رہا ہے۔ اور ہزارہا روپے خرچ کرکے بچوں کے دلوں میں شعائر اسلام کے خلاف زہر گھولا جارہا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بیلن' امریکن' روسی ان نام کے اعلیٰ سوسائٹیز کے اسکولوں میں یہ تعلیم پاکر اسلام کے ہیرو بننے اور بنانے کا کام ہو رہا ہے۔

ہر ایں عقل و دانش باید گریست

اسکول انتظامیہ کی معذرت اور بیس کتابوں کا جلانا عذر گناہ بدتر از گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔ اتنا بڑا اسکول اور اس میں صرف بیس کتابیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

ان سطور کے ذریعہ حکومت پاکستان اور گورنمنٹ پنجاب سے پرزور استدعا ہے کہ وہ ناموس رسالت کا تحفظ کرتے ہوئے تمام ایسے بڑے اسکولوں میں چھاپے مارکر ان کے نصاب کو چیک کیا جائے بلکہ تعلیمی نصاب کے لئے مسلمانان ماہرین تعلیم کی کمیٹی قائم کی جائے جو ان اسکولوں کا نصاب مرتب کرے اور اگر کوئی کتاب باہر سے منگوانا ناگزیر ہو تو اسے اچھے طریقہ سے چیک کرکے منظوری دی جائے' تاکہ ملک میں گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جرم کے ارتکاب کی وجہ سے عذاب خداوندی کو دعوت نہ دی جائے۔

علامہ اقبال نے قادیانیوں کو غدار اور باغیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا (مجلس تحفظ ختم نبوت)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) قادیانی دجل

و تلبیس کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقتدر مسلم شخصیات کو قادیانی نواز مشہور کر کے اپنی ڈوبتی کشتی کو سہارا نہیں دے سکتے علامہ اقبال نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ غداران وطن اور باغیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا۔ علامہ اقبال کو قادیانیت سے متاثر قرار دینا سراسر دجل و فریب اور کذب بیانی ہے ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد عبداللہ' مولانا محمد نذیر فاروقی' قاضی احسان احمد' مولانا محمد اورنگزیب اعوان' مولانا عبدالتوحید قاسم اور مولانا قاری احسان اللہ نے گزشتہ روز صحافیوں سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے ترجمان اخبار "لاہور" میں چھپنے والا آرٹیکل قادیانیوں کے روایتی دجل کا عکاس ہے علامہ اقبالؒ سچے مسلمان اور حقیقی محافظ نبوت تھے' انہوں نے قادیانیت کی لیگی اور وطن دشمنی کے حوالے سے پنڈت جواہرلال نہرو کو جو خطوط تحریر کئے وہ تاریخ میں عظیم شاہکار ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے جب قادیانیت پر قلم اٹھایا تو دنیائے اسلام کے سر فخر سے بلند ہوگئے اور قادیانیت پر اوس پڑ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ قادیانیت کو رسوا کرنے میں علامہ اقبال کا بہت بڑا کردار ہے اور قادیانیوں کا یہ باور کرانا کہ علامہ اقبال قادیانی تھے یا قادیانیت سے متاثر تھے سراسر دجل و فریب اور کذب بیانی ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے' انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کے فیضان محبت اور سوز جگر نے علامہ اقبال مرحوم کو قادیانیت کے خلاف شعلہ جوالا بنادیا انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال جدید تعلیم یافتہ طبقہ سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مسلمانوں کو متنبہ اور قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کیا وہ اس فتنہ کو اسلام کے لئے مسلک اور ملت کے لئے مہیب تصور کرتے تھے ان کی تقریر و تحریر میں قادیانی ٹولے کو غداران اسلام اور باغیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا جاتا تھا۔ وہ اس فتنہ کے خلاف آواز کو سب سے بڑا ملی فرض سمجھتے تھے اور ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضطرب تھے کہ کس طرح اس ناپاک ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر پھینکا جائے ورنہ یہ ساری امت کو لے ڈوبے گا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ علامہ اقبال کا پیغام ہے کہ "مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور معاشرتی اداروں میں اس باغی گروہ کی شرکت امت مسلمہ کی موت

جناب صدر پاکستان' جناب وزیر اعظم پاکستان' جناب وزیر اعلیٰ پنجاب

السلام علیکم!

پاکستان' اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن قادیانیوں کے یہود ہنود' امریکہ برطانیہ' اسرائیل سے رابطے کیوں؟ عنقریب پاکستان نیست و نابود ہوجائے گا۔ پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹادو' پاکستان میں افغانستان جیسے حالت پیدا کردو۔ بھارت زندہ باد' میں اس لعنتی ملک میں نہیں آسکتا۔ یہ بکواس کس کی ہے؟ ۱۹۴۸ء کشمیر کی جیتی ہوئی جنگ کو ہرواکر جموں و سرینگر پر دشمن کا قبضہ کس نے کروایا؟ باؤنڈری حد بندی کمیشن کے موقع پر ہندوستان کے حق میں ووٹ کس نے دیا؟ وزیر اعظم لیاقت علی خان کو قتل کس نے کروایا؟ قتل کی مکمل تفتیش کے بعد تفتیشی آفیسر بمعہ فائل ہوائی جہاز کو بم سے کس نے تباہ کیا؟ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت پر ۱۰ ہزار مسلمان کس نے شہید کرائے؟ ۱۹۵۶ء میں تمام مکاتب فکر کے متفقہ ۲۲ نکات پر مبنی قرآن و سنت کا نفاذ رکواکر مارشل لا کس نے لگوایا؟ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں دشمن سے ساز باز کرکے سیالکوٹ اور شکر گڑھ کے علاقے پر ہندوستانی فوج کا قبضہ کس نے کرایا؟ پاکستان کے ۲ ٹکڑے ہونے پر مٹھائی تقسیم کی چراغاں اور جشن کس نے منایا؟ نوشہرہ ڈپو اور اوجڑی کیمپ کو تباہ کس نے کیا اور ہندوستانی سفارت خانے کو پنڈی خالی کرنے کی اطلاع کس نے دی؟ سانحہ بہاولپور جس میں متعدد جرنیلوں سمیت درجن سے زائد اعلیٰ فوجی قیادت جو جذبہ جہاد سے سرشار تھی۔ جنرل ضیاء الحق کے طیارے کو تباہ کرنے کی سازش کو عملی جامعہ کس نے پہنایا؟ پاکستان کے ایٹمی راز چوری کرکے اسرائیل کو کس نے پہنچائے؟ ریلوے اسٹیشن گھوٹکی سے خانیوال تک ۱۰ بڑے حادثے ہوچکے ہیں ذمہ دار کون؟ پنڈی' مری' سرگودھا' خانیوال اور مساجد میں سینکڑوں قرآن پاک جلائے جاچکے ہیں نشاندہی کے باوجود ملزم گرفتار نہ ہوسکے ملک میں قادیانی آرڈی نینس جاری ہونے کے بعد تخریب کاری' بینک ڈکیتیاں' بم دھماکے کس کے اشارے پر ہورہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ سازش کے ذریعہ ۴۰ سے زائد توہین رسالت کے واقعات ہوچکے ہیں لیکن سزا ایک کو بھی نہیں ہوئی۔ توہین رسالت قانون کو ختم کرانے میں کون ملوث ہے؟ اگر پاکستان ہندوستان میں جنگ چھڑگئی تو یہ گروہ اکھنڈ بھارت منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے دشمن فوج کو ہر قسم کے راز سے آگاہ کرے گا۔ ایسے غداران وطن کو کلیدی عہدوں پر فائز رکھنا دوستی نہیں بلکہ پاکستان سے دشمنی ہوگی۔ ان تمام واقعات کی نشاندہی کے لئے بندہ کو ملاقات کا وقت عنایت فرمایا جائے۔

منجانب اللہ دتہ مجاہد

جنرل سیکریٹری قصور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ہے۔" لہٰذا ہم حکومت پاکستان سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ امتناع قادیانیت پر عملدرآمد کرتے ہوئے' قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے' اسلام اور پاکستان دشمن لٹریچر کو فی الفور ضبط کیا جائے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور فرمودات اقبال کی روشنی میں تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کر کے ملکی استحکام کو یقینی بنایا جائے۔

○

تبصرہ کتب

از مولانا محمد اشرف کھوکھر

نام : دیوان بینظیر

نام مصنف : چوہدری نذیر احمد بینظیر (امرتسری)

ضخامت : ۲۱۶ صفحات

قیمت : ۲۰۰ روپے

پبلشر : چوہدری نذیر احمد بینظیر (امرتسری) بی اے' ہجویری بازار بالمقابل نوید کلینک جی ٹی روڈ موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ

انسان نے عرصہ قدیم سے شاعری کو اصلاح احوال کا ذریعہ بنایا ہوا ہے' شاعر اچھے الفاظ کے ذریعے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے' بہت سے شعراء لب و رخسار سے آگے نہیں بڑھتے لیکن برصغیر پاک و ہند کی مردم خیز زمین میں ایسے شعراء کی کمی نہیں رہی' جنہوں نے اپنی شاعری کو انسانیت کے اصلاح کا ذریعہ بنایا اور قومی ترقی کی راہ میں مدد کی۔ زیر نظر کتاب "دیوان بینظیر" میں جناب چوہدری نذیر احمد بینظیر نے بھی بہت عمدہ شاعری کے ذریعے اصلاح احوال کی کوشش کی ہے ۱۹۶ عنوانات کے تحت حمد' نعتیں' غزلیات' رباعیات' ترانے اور فردیات کے ذریعے باضمیر لوگوں کے دلوں پر دستک دی ہے۔ موصوف نے الفاظ کی چاشنی' معنویت اور مواقع کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں' حمدیہ اشعار۔

ذکر تیرا ہے اور گھر گھر ہے
اللہ واحد عظیم و برتر ہے
تیرے ہی زیر سایہ ہیں سارے
تیرا سایہ ہر ایک سر پر ہے
جو بھی تیری رضا کا پیاسا ہے
اس کا انعام آب کوثر ہے
بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ
تیرے دربار کا جو چاکر ہے
مہر و ماہ و نجوم بھی تیرے
شمس و قمر بھی پھول بھی کلیاں
باغ بھی باغبان بھی تیرا
تو نے بخشی یقین کی دولت
دین تیرا ایمان بھی تیرا

نعتیہ اشعار کا نمونہ۔

چشم بینا چاہتی ہے روئے روشن سے فروغ
دل کو سودا ہے تو سودا زلف عنبر بار کا
کیوں نہ ہو سے تعلق لیں ان کی زبان پاک کے
ہے معترف جبریل جن کی لذت گفتار کا
ابھی تک پھول کھلے ہیں تمام ان شاہراہوں پر
جدھر وہ اشک صد جنت کبھی کرتا خرام آیا
اسے لے کر گئیں حوریں اچھالتی باغ جنت میں
نکل کر جو بھی دنیا سے محمدؐ کا غلام آیا
دل بھی رکھتا ہوں' جگر رکھتا ہوں جاں رکھتا ہوں
آپؐ کے واسطے سب تحفے گراں رکھتا ہوں
میری آنکھوں سے ٹپکتے ہیں سلگتے آنسو
آپؐ کی یاد میں' میں قلب تپاں رکھتا ہوں

بہرحال چوہدری نذیر احمد بینظیر کی یہ عمدہ کاوش دیکھنے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے اور متذکرہ کتاب "دیوان بینظیر" ادب و شاعری کی کتب میں عمدہ اضافہ ہے۔

○

نام کتاب : حیات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوۃ

نام مصنف : نور محمد قریشی ایڈووکیٹ

ضخامت : ۱۴۲ صفحات

قیمت : ۶۰ روپے

پبلشر : قومی پبلشرز ۵۰ لوئر مال لاہور

دشمنان حق کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ وہ انسانیت کو "مادہ" اور "معدہ" کا بندہ بنا کر حق سے برگشتہ کردیں' اسلام اور رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی تعداد لامتناہی ہے' لیکن سب سے خطرناک فتنہ "جھوٹے مدعیان نبوت" کا فتنہ ہے' یہ فتنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے شروع ہوگیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قتل کرادیا' **مسیلمہ** کذاب اور بنی حنیفہ کی کثیر تعداد کو "جھوٹی نبوت" کے دعویٰ کی پاداش میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حدیقتہ الموت میں یمامہ کے مقام پر موت کے گھاٹ اتروادیا تھا جو امت مسلمہ کے لئے بہترین لائحہ عمل ہے۔

بدقسمتی سے سولویں صدی عیسوی میں انگریز نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے بہانے برصغیر کی ساڑھے سات سو سال کی مسلم حکومت کو تاخت و تاراج کردیا' اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بہت سے فتنوں کی سرپرستی کی۔ ان میں سے قادیانیت کا فتنہ انتہائی مہلک اور خطرناک فتنہ ہے' مرزا قادیانی کے پیروکار اب بھی اپنے آقا انگریز کی سرپرستی میں' اسلام' ملک و ملت کے

خلاف شب و روز اکارب کر رہے ہیں۔ قادیانی امت کی شکارگاہ عام مسلمان ہیں اور اسے پھنسانے کے لئے قادیانی امت "حیات مسیح علیہ السلام" کو استعمال کرتی ہے' کوئی بھی قادیانی کبھی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب پر بات کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا ثابت کرنا ناممکنات میں سے ہے۔

زیر نظر کتاب میں جناب مؤلف موصوف نے قمر احمد عثمانی صاحب جو قادیانی ہیں نقطۂ نظر کا جائزہ بہت عمدہ انداز میں لیا ہے۔ جناب مؤلف موصوف نے ایک ایک لفظ خوب سوچ سوچ کر لکھا ہے اور ان کی تحریر ایسی ہے کہ کسی مخالف کے جذبات کو مشتعل نہیں کرتی اسے سوچنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ جناب نور محمد قریشی صاحب' صاحب دل کے علاوہ ایک جدید تعلیم یافتہ ماہر قانون دان بھی ہیں ان کی یہ تحریر پڑھنے کے بعد کسی سلیم العقل شخص کو یہ کہنے کا یارا نہیں رہتا کہ مسیح علیہ السلام کی دوبارہ اس دنیا میں آمد کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ ان کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے نبوت کا منصب پانے والے کسی فرد کا زندہ ہونا یا زندہ ہو جانا ختم نبوت کے عقیدے کو متاثر نہیں کرتا۔ وہ اس کے باوجود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کی اس حیثیت کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے پس آفتاب کے طلوع کے بعد جو نبی آئے گا وہ اس کی طرف رخ کرنے پر مجبور ہوگا۔ اللہ رب العزت مؤلف موصوف اور قارئین کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

○

نام کتاب : نزول مسیح آخر کیوں؟
نام مؤلف : نور محمد قریشی ایڈووکیٹ
ضخامت : ۸۸ صفحات
قیمت : ۴۰ روپے
ناشر : نور محمد قریشی ایڈووکیٹ' ۳ ریواز گارڈن لاہور

مسلمان کا یہ اہم اور بنیادی عقیدہ ہے کہ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی ہیں۔ قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا' قرب قیامت میں آپ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے' آپ علیہ السلام کی رسالت کا چونکہ عرصہ بیت چکا ہے' لہٰذا آپ علیہ السلام ایک "مسلمان" کی حیثیت سے اسلام کی نشاط ثانیہ کریں گے۔

لیکن اس کے برعکس انگریزی سامراج کا پروردہ گروہ قادیانی اپنے آقاؤں کے زیر سرپرستی مسلمانوں میں اختلاف و انتشار پھیلانے کے لئے "وفات مسیح علیہ السلام" ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کررہا ہے' ان کے زعم میں اگر وہ وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرلیں گے تو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سچی ثابت ہوجائے گی (جو ناممکنات میں سے ہے) قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مسیح علیہ السلام نعوذباللہ مسیح موعود دوسری زندگی پاکر نازل ہوچکے ہیں اور وہ خود مرزا غلام احمد قادیانی ہیں' اسی لئے انہوں نے جن تاویلات کا سہارا لیا ہے وہ اپنی جگہ ایک بہت بڑا عجوبہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے عیسیٰ ابن مریم بننے کی تفصیل یہ بیان کی ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مریم رکھا' پھر دو برس تک صفت مریمیت میں ان کی پرورش کی گئی پھر استعارے کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا' پھر انہیں مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ اس طرح میں عیسیٰ ہوگیا۔ تعجب ہے قادیانی امت پر کہ وہ مرزا قادیانی کی ان خرافات پر غور نہیں کرتی۔ بہرحال طرح طرح کی مضحکہ انگیز موشگافیوں اور شرمناک تاویلات کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی نے "مسیح موعود" کا بہروپ اپنانے کی سعی لاحاصل کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرب قیامت کے نزول پر ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور جناب نور محمد قریشی صاحب نے انتہائی عمدہ طرز تحریر و استدلال سے زیر نظر کتابچہ ترتیب دے کر دینی اور علمی لٹریچر میں وقیع اور عمدہ اضافہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس سعی کو درجہ قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

مستری برکت علی مغل کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری ضلع عمر کوٹ کے رہنما مستری حاجی برکت علی مغل کی اہلیہ گزشتہ دنوں بقضاالٰہی انتقال کرگئی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ کنری میں ادا کی گئی نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ماسٹر عبدالواحد' جناب حافظ محمد سعید صاحب' حافظ محمد نعیم' حافظ سہیل' مولانا خالد سعید' جناب بشیر اختر قلندر' جناب سلطان قیصر' ماسٹر عبدالرشید کے علاوہ تمام مکاتب فکر نے شرکت کی۔

تعزیتی اجلاس

گولارچی (ایم سعید انجم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک تعزیتی اجلاس ضلع امیر مولانا محمد عاشق کی صدارت میں دفتر ختم نبوت گولارچی میں ہوا' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے رہنما مستری حاجی برکت علی مغل کی اہلیہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

محبان پاکستان متوجہ ہوں!

خدا ہمارے ملک کو ہمیشہ سلامت رکھے

قادیانیت

ایک

دہشت گرد

تنظیم

ایک ایسے وقت میں جب وطن عزیز دہشت گرد تنظیموں، اداروں اور افراد کی سازشوں کی زد میں ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان ملک دشمن عناصر کا تعاقب کیا جائے۔ دہشت گردوں کی نشاندہی کی جائے اور ان کے مذموم مقاصد، سرگرمیوں اور طریقہ واردات کے بارے میں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر آگاہ کیا جائے۔

قادیانی دہشت گردی

اس وقت ملک کی سالمیت کے خلاف جو مختلف دہشت گرد گروہ کام کر رہے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق قادیانی گروہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ قادیانیت سے وابستہ افراد اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی پیش گوئی "آپ چند دنوں میں خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے" کو پورا کرنے کیلئے اس ملک کو کمزور کرنے اور تباہ و برباد کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

یہی وجہ ہے کہ ----- اسلام اور پاکستان کے خلاف -----

چھوٹے موٹے جرائم سے...... بین الاقوامی دہشت گردی تک

ہر واردات کا سراغ قادیانی گروہ تک ضرور پہنچتا ہے

ہم نے قادیانیوں کی ان دہشت گرد سرگرمیوں کو منظر عام پر لانے کیلئے "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم" کے نام سے ایسے تمام واقعات کو کتابی شکل میں مرتب اور شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں قادیانیوں کے مکروہ عزائم کو بے نقاب کرے گی' وہاں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو بھی دہشت گردی کے اصل عوامل کو سمجھنے میں مدد دے گی۔

ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے

دہشت گردی کے خاتمے کے نیک مشن پر ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اپنے پیارے وطن کی سلامتی کیلئے اپنا کردار ادا کیجئے: ہمیں ان تمام قادیانیوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کیجئے جو قتل، چوری، اغواء، ڈاکہ زنی، جواء، فائرنگ، شراب نوشی، فحاشی و بدکاری، دھوکہ دہی، سرکاری وسائل کی خورد برد، کرپشن' دہشت گردی، منشیات فروشی، توہین رسالت ﷺ و صحابہؓ و مقدس شخصیات' صدارتی آرڈیننس مجریہ 1984 کی خلاف ورزی' پاکستان دشمن طاقتوں سے رابطہ یا کسی اور جرم میں ملوث ہوں۔ اپنے حافظے میں محفوظ معلومات اور اپنے ارد گرد رہنے والے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو تحریر کا روپ دیجئے اور ہمیں ارسال کر دیں۔

یہ بہت اچھا ہوگا

اگر آپ ان واقعات کی ضروری تفصیل کے ساتھ' حوالہ جات' ضروری دستاویزات، ایف آئی آر وغیرہ کی فوٹو کاپی اور تصاویر وغیرہ بھی ارسال کر سکیں۔

دیر مت کیجئے

سرزمین پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے کیلئے اپنا کردار فوراً ادا کیجئے۔ یہ آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔

مطلوبہ معلومات جتنی جلدی ممکن ہو سکے' اس پتے پر بھیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

فون : 514122 (061) فیکس 542277 (061)

عنقریب شائع ہونے والی انکشاف انگیز کتاب

تیرہویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۸ء بروز پیر

بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی.

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے 071-737-8199